



لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

# حج فقیر برائے ستانہ پیر

از تصنیفات

جناب قبیلہ و کعبہ خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب نقشبندی مجددی  
قد فی الرسول خلف الرشید و سجادہ نشین، سلطان العاشقین، برہان الاولیٰ  
واقف رموزِ جلیہ و خفیہ، کاشف غوامضِ مشیئہ و علیہ پیر مشکل کشا، مظہر دعوت  
لیفعل اللہ ما یشاء شیخ المشدح حضرت خواجہ غلام سر تضا فی الرسول  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، متوطن قلعہ شریف ضلع شیخوپورہ، مدفناً عثمان گنج - لاہور



بہ تمام

تنظیم علماء مر تضا ئیہ ۲ عثمان گنج، لاہور

بار سوم تعداد ایک ہزار : شعبان ۱۳۸۷ھ قیمت





الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ  
الْأَمِينِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ ۝  
حضرات! سلسلہ عالیہ مرتضائیہ کے متعلق بعض معاندین ہمیشہ کچھ

اعتراضات کرتے رہتے ہیں، جن کی بناءً بعض حصہ بعض اور کینہ پر ہے جن کے  
جواب ہمارے سلسلہ کے علماء نے کئی مرتبہ تحریراً و تقریراً دیے جو سلسلہ کی مختلف  
کتب کے حواشی پر مرقوم ہیں، لیکن چونکہ وہ مختصر اور فارسی زبان میں ہیں، اس  
لیے بعض احباب نے اس سے بچد ان کو اس خدمت پر مامور کیا کہ ان کو عام فہم  
اردو زبان میں لکھ کر شائع کیا جائے، تاکہ ہر کم علم اور خوان بھی باسانی پڑھ کر  
اطمینان قلب حاصل کر سکے۔ بشرط انصاف ان چند ادراک کا مطالعہ تسلی بخش  
ثابت ہوگا، لیکن ضدی معاند جس کا کام صرف اعتراض کرنا اور بہتان لگانا ہے  
دفتروں سے بھی ہدایت نہیں پاسکتا، فافہم و جدو حال کے متعلق کتاب تحقیق الوجد  
میں ۱۵ سال ہوئے ہر اعتراض کا جواب اولہ شریعہ سے لے کر اس کو نعمت علیہ  
اور منتہی المنازل ثابت کیا گیا۔ بعض اعتراضات کا جواب بصورت رسالہ قدم بوسی  
شائع کر کے حجت تمام کی گئی، ہماری اکثر کتابوں کے حواشی پر ہر اعتراض کا جواب  
ہے، مگر معترض ملانے عوام کو اعتراض کر کے بظن کرتے ہیں، لیکن جواب نہیں  
سناتے۔ اب یہ رسالہ انشاء اللہ عوام کے لیے بھی مفید ثابت ہوگا۔

ہر چند فضیلت و ثواب حج بیت اللہ شریف اگر ہر غایت شرائط کیا جائے  
بے حد و حساب ہے اسی کعبہ ابراہیمی کے طواف سے جو کہ مغفرت میں ہے۔ فریضہ  
حج ادا ہوتا ہے، سوائے اس کے اگر کوئی کعبہ بنا کر فریضہ حج ادا کرے تو وہ کافر،  
مرتد، ملعون جہنمی ہے۔

ناظرین! اس مختصر تمہید کے بعد اب ہم اعتراض نقل کرتے ہیں۔ اس کے

بعد ازلہ قاہرہ سے جواب دے کر اس کی حقیقت کا انکشاف کریں گے۔

سلسلہ میں ضلع راولپنڈی کے ایک عالم فاضل سید بزرگ (جو ہمارے  
حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نقشبندی مجددی، فاضل الرسول کے  
خاص غلاموں اور مخلص مریدوں سے تھے) نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ  
بزبان پنجابی و فارسی لکھا، جس کا نام قصیدہ ناجیہ ہے۔ مصنف نے اس قصیدہ  
کو عشق و مستی کی حالت میں از خود رفتگی سے لکھا ہے۔ قصیدہ کا ایک ایک  
بیت مصنف کے فانی ایشیخ ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ قصیدہ مطبوعہ طبع اول  
کے صفحہ آخر پر اس وقت کے نامور علماء کی تقاریر و تصدیقات بزبان عربی  
و فارسی مرقوم ہیں۔ قصیدہ کے طبع ہونے پر ایک مخالف مولوی نے اس کا  
رد بھی لکھا، مگر قدرت الہی نے اس کو طبع کرانے کی توفیق نہ دی۔ مصنف کا  
حشر یہ ہوا کہ وہ مرزا بن ہو کر مرا۔

إِنِّي ذَالِكُ لَعِبْرَةٌ لِّمَنْ يَخْشَى اللَّهَ

اس کے بعد حضرت خواجہ فانی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں  
بڑے بڑے علماء اور مشائخ نے مدحیہ کلام لکھے، جن میں سے سی خرفی رموز معرفت  
مصنف قدوة السالکین، زبدة الغافقین حضرت حاجی مہر محمد صوبہ صاحب قلندر  
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہے۔ یہ بھی پنجابی زبان میں پڑتا مایہ کلام ہے۔ اب  
ہم قصیدہ ناجیہ مبارک اور سی مرفی شریف سے وہ ابیات نقل کرتے ہیں جن  
کی بنا پر آج کل کے خشک ملائوں اور خود پسند زائدوں کو اعتراض ہے۔ اس  
کے بعد اس اعتراض کا جواب ہوگا۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر بندہ پرورد منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قصیدہ ناجیہ ص ۱۲ طبع چہارم

دوروں خلقت کے جاندی حج کرندی فاضلوں میں اک دار جو اس قلعے و اکراں طوفان بزم مہم  
کئی ہزار حجاز وادب ملدا اللہ صاحب تیش: برکت ایں قلعے دی رحمت بلدی ہستی ہجر علم



۳  
 یہ لامہ دوران فصیح الزمان سعدی ثانی حضرت مولانا ضیاء الدین نروغی  
 نقشبندی مرتضائی قدس اللہ سرہ سکھ علائقہ کھڑیاں ضلع قصور نے اس قصیدہ مبارک  
 کا فارسی نظم میں ترجمہ کیا ہے جو موسم بہ قصیدہ ضیائیہ ترجمہ قصیدہ نجیہ ہے  
 آپ ہر دو ابیات مذکورہ کا ترجمہ قصیدہ ضیائیہ میں پر یوں ارقام فرماتے ہیں :-  
 حاجیاں آئند بہرج بیت اللہ شریف از ہزاراں میل در مکہ زہر شوگامزن  
 گر طواف ایں قلعة سائیم با عزم درست درجہ ہائے حج یا ہم از خدائے ذوالشن  
 سی حرفی مذکور کے سب ذیل بیت پر مغتر مبین کو اعتراض ہے :-  
 دوستی رب دی لوڑ نائیں، قلعة والے دا پٹرا چھوڑ نائیں  
 قلعة والے دے گرد طواف کر لے مکے جاوے دی کوئی لوڑ نائیں  
 ایدر قصور نگاہ دا نادانو، رب مجور نائیں، یہیڑ مجور نائیں  
 فضل رب دا جے مطلوب ہووے، قلعة والے دلول کھ موڑ نائیں  
 ہم عرض کر چکے ہیں کہ فریضہ حج ادا کرنے کے لیے وہی کعبہ ابراہیمی ہے  
 جو اس کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔ خود حضرت مہر محمد صوبہ صاحب قلندر رحمۃ اللہ علیہ  
 مصنف سی حرفی حاجی ہیں۔ آپ نے مکہ معظمہ میں جا کر اسی کعبہ ابراہیمی کا طواف  
 ۱۔ اس کا جواب سی حرفی رموز معرفت صفحہ ۸ کے حاشیہ پر رقم ہے جس کا حاصل  
 یہ ہے کہ نسبت امر بامور ہے جو اکثر آیات و احادیث سے ثابت ہے جیسے وَمَا مِیْنَتْ اِذْ  
 رَمَیْنَتْ وَلٰكِنْ اللّٰهُ رَفِیْ۔ اسی نسبت کو ملحوظ رکھ کر علامہ ریوسف بنہانی علیہ الرحمۃ  
 جواب بجا فرماتا ہے: والذائب هو الخلیفۃ والخلیفۃ هو الذائب فذالک  
 هو هذا وهذا هو۔ یعنی نائب خلیفہ ہے اور خلیفہ نائب ہے۔ وہ یہ ہے اور یہ وہ۔  
 مجددی کے امام لائق مولوی اسماعیل دہلوی صریحاً مستقیمہ میں بخاری شریف کی حدیث کنت  
 سمعہ الذی یسمع بہ ویبصر الذی یرہ ویدہ الذی یطیش بہا ورجلہ الذی یمشی  
 بہا۔ یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی اپنے قبول بندے کے ساتھ تقریب فرماتے ہیں تو وہ اس کے کان بو  
 جاتے ہیں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی نگاہیں ہوجاتے ہیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے

۵  
 کر کے فریضہ حج ادا کیا۔ اگر آپ کا یہ عقیدہ تھا تو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اصل  
 بات یہ ہے کہ قاعدہ حقیقت و مجاز مسلمہ ہے۔ پس اگر آستانہ پیر کو مجازاً قبلہ و کعبہ کہہ  
 دیا جائے تو مضافاً نہیں اور طواف قبور اویا کا جواز بھی صوفیاء کرام نے لکھا ہے  
 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ انتخابہ فی سلاسل اویا اللہ متنا  
 میں بذکر کشف القبور فرماتے ہیں :

باقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ : ہمت ہوجاتے ہیں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں  
 ہوجاتے ہیں جن سے وہ چلتا ہے (نقل کر کے فرماتے ہیں کہ) چوں از وادی مقدس ندائے انی  
 انا اللہ رب العالمین بہر زو اگر از نفس کاہل کہ اشرف موجودات و نمونہ حضرت ذات است آواز  
 انا الحق برآمد محل تعجب نیست یعنی جب کہ رادی مقدس کی آواز سے ہماری اللہ ہوں تمام  
 جہانوں کا بھی۔ اگر نفس کاہل سے کہ اشرف موجودات اور نمونہ حضرت ذات کا ہے آواز انا الحق کی  
 آواز تو محل تعجب نہیں ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحفہ آشنا  
 عشریہ ص ۱۳۱ قطع کلاں میں اتحاد و ملول کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "مقصود ایشان (یعنی موفقیہ)  
 ازیں اتحادیے از دو معنی است، نہ اتحاد حقیقی۔ اول انماک و انضمام انانیت حید نزدیک نمودن و تعلق  
 غلام یہ کہ موفیہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے طور پر نور کے مقابل بندہ کی انانیت کا مٹ جانا ہے نہ کچھ اور۔  
 بندہ غلام نہیں ہو سکتا۔ ال بندہ غلامیں مٹ جاتا ہے۔ پس اسی نسبت کے کالم سے حضرت  
 مولانا روم قدس سرہ العزیز کلیات شریف میں اپنے پیر و مرشد حضرت شمس الدین تبریزی  
 رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

پیم من و مرید من، دہمن و دولے من، فاش مجویم ایں سخن شمس من و خدائے من  
 مشنوی شریف دفترہ میں فرماتے ہیں :

چوں خدا بینی زحق ایں خواہ را	گم کنی ہم متن و ہم دیباہ را
پیم دحق را ز احوالی بہر کہ دورید	او مرید است فی الحقیقت نہ مرید
چونکہ ذات پیم را کردی قبول	ہم خدا در ذاتش آدم ہم رسول
خوب را چوں غیر گفتی از قصور	شرم داراے حول از شاو غفور



بعد ہفت کثرت طواف کند و در آن مجبر بخواند آغاز از راست بکند بعد طرف  
پایاں رخساره نهد و نزدیک رُسنے میت بنشیند یعنی اس کے بعد سات مرتبہ  
قبروں کا طواف کرے اور اس میں تطہیر پڑھے اور دائیں طرف سے شروع کرے اور  
بعد ان اوراد کے پائنتی کی طرف رخسار رکھے اور میت کے چہرہ کے نزدیک بیٹھے۔  
فتاویٰ مجتہدین میں ہے کہ ان کان القبر قبر صالح و یسکن ان یطوف حولہ  
ثلاث مرات فعل ذالک۔ یعنی اگر قبر کسی صالح یعنی ولی اللہ کی ہو اور اس کا  
طواف ممکن ہو تو تین بار طواف کرے مگر سلسلہ عالیہ رتضائیک کے کسی فرد نے کبھی  
حضرت خواجہ غفاری الرسول قدس سرہ العزیز کے دربار کا طواف نہیں کیا؛ حالانکہ طواف  
عبادت نہیں۔ آیت 'فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَطُوفُوْا بِہِمَا' سے منامرہ کا طواف

صفحہ گزشتہ سے پرستہ :

نے غلط گفتہ کہ نائب یا منوب گرو پنداری تسبیح آند نہ خوب

دو گو و دو محو و دو مال بندہ را در خواجہ خود محو داں

یعنی جب توحی تعالیٰ سے اپنے خواجہ کو جلد دیکھے تو اپنے مقصد اور دیباہ کو گم  
کرے گا، جس نے پیر اور حق تعالیٰ کو احوال سے دور کیا وہ حقیقت میں مرید بالفتح یعنی سرکش  
ہے نہ مرید بالصم یعنی ارادت مند۔ جب تو نے پیر کی ذات کو قبول کیا تو خدا اور رسول ہر دو اس  
کی ذات میں آگئے اور جب تو نے اپنے تصوفیم کی وجہ سے اپنے شیخ کو غیر کہا تو اچھے احوال  
بادشاہ غیور سے شرم کرے گا، میں نے غلط نہیں کہا کہ نائب کو منوب کے ساتھ اگر تو دو جانے تو یہ  
امر قبیح ہے اچھا نہیں۔ ورنہ کدور نہ کہہ دو زجن بندہ یعنی مشد کمال کو اپنے آقا میں مٹا ہوا جان۔

سید الطائف ام زانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بے نظیر کتاب مبدا و  
معاد شریف میں رقمطراز ہیں کہ پیر حقیقی ہر رسول اللہ است۔ یعنی پیر کمال بالکلیہ رسول اللہ ہے۔  
اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دعویٰ رسالت ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ طالب سادق کے لیے شیخ کمال  
بمزد رسول ہے یعنی جواب رسول کے ہیں وہی شیخ کے ہیں کیونکہ شیخ منظر رسول خدا ہے۔  
حضرت پیر جامع علی شاہ صاحب ایک مضمون رسالہ انوار الصوفیہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں

ثابت ہے تو کیا اس آیت میں منامرہ کی عبادت کا حکم ہے؟ تفسیر روح البیان  
جلد ۲، صفحہ ۲۳۱ میں ہے کہ زائر جس طرح منامرہ کو دیکھ کر دود شریف پڑھے، اسی  
طرح دوبار پڑاوار کو دیکھ کر دینی طریق المدینۃ وعند وقوع النظر علیہا وعند  
طوان السروۃ المقدسة یعنی مدینہ منورہ کے راستہ میں اور روزہ منورہ کے طواف  
کے وقت بھی دود شریف پڑھے۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے تو کتاب بوستان  
میں اپنے بادشاہ وقت ابو بکر بن سعد زنجی کے دروانہ کو بھی کبیرہ کہا ہے۔

فطوبیٰ لباب کسیت العتیق حوالیہ من کل فتح عمیق

آج کل کے حاجی عام طور پر رابکار خود پسند صرف خود کے لیے حج کرتے ہیں۔  
آج کل خصوصاً بوڑھے لوگوں کو حج کرنے کا شوق اسی طرح ہے جس طرح بچوں کو میل  
دیکھنے کا۔ حج ان پر فرض تو ہوتا نہیں، گداگری کے حج کو جاتے ہیں کبھی مولوی  
دیکھے گئے کہ نقلی حج کے لیے جا رہے ہیں اور راستہ میں فرض نمازیں عداً قضا کر رہے  
ہیں۔ ہم ایہوں سے گالی گلوچ اور ہاتھ پائی تک نہ بت پہنچ جاتی ہے۔ حج کرنے  
سے نیت مروت ہی ہوتی ہے کہ لوگ ہماری عزت کریں اور حاجی صاحب کیلئے نہایت  
تعجب کا مقام ہے کہ کسی منادی کو کوئی شخص منادی کہہ کر نہیں پکارتا۔ کسی زکوٰۃ دینے  
والے کو زکوٰۃ صاحب کوئی نہیں کہتا۔ کسی روزے دار کو روزے دار کوئی نہیں  
کہتا۔ کسی کلمہ یحییٰ کا ذکر کرنے والے کو کلمی صاحب کوئی نہیں کہتا، لیکن جو حج کر  
آیا اس کو سب لوگ حاجی صاحب ہی کہتے ہیں اور اگر حاجی صاحب کسی ایسی  
مجلس میں گئے۔ جہاں کسی کو معلوم نہیں تو خود سفر حج کے واقعات بیان کرنے

صفحہ گزشتہ سے پیوستہ : نکلا تھا۔ یہ مضمون آپ کے قلم کا تھا۔ رسالہ

مذکور کے صفحہ ۲ پر آپ لکھتے ہیں کہ "پیر اور خدا دونیں"۔

مولوی محمد عمر صاحب انجمنی مقیاس الحنفیت صفحہ ۳

میں حدیث لا یشال عبدی یتقرب۔ انجمن کچھ کہہ فرماتے ہیں :

بفرمایے نبی اللہ اور ولی اللہ کیا غیر اللہ ہیں؟ منہ



شروع کر دیئے تاکہ سب کو پہل چل جائے کہ یہ عادی صاحب ہیں۔ بعض لوگ بلا دلیل  
 یہ جواب دیتے ہیں کہ حفظ قرآن اور حج چونکہ عمر میں ایک ہی دفعہ ادا ہوتا ہے اس  
 لیے حاجی یا حافظ کنہوانے میں ہرج نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حجاز شام  
 عراق نجد وغیرہ کے علاوہ ممالک بعیدہ ہند وغیرہ کے مالدار لوگ پندرہ پندرہ بیس  
 بیس یا کم و بیش حج ادا کر لیتے ہیں ہذا یہ جواب غلط ہے شکوۃ کتاب العلم میں بروایت  
 صحیح مسلم حدیث موجود ہے کہ وہ شہید عالم قاری سخی جو ریاکاری اور شہرت کے  
 واسطے یہ عمل کریں، اُن کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ بروایت ترمذی وابن ماجہ  
 حدیث ہے القراء المراءون باعمالہم جہنم کی دادی جب الحزن میں  
 داخل ہوں گے شکوۃ باب السرباء السعدہ میں حدیث ہے لو ان رجلاً  
 حمل عملاً فی شجرة لا یاب نہاد ولا کوۃ خرج عملہ الی الناس  
 کانتا ما کان یعنی اگر کوئی شخص ایسے پتھر میں کوئی عمل کرے جس میں کوئی سوراخ  
 یا دروازہ نہ ہو تب بھی وہ عمل لوگوں کی طرف نکل جاتا ہے (یعنی لوگ اس کے عمل  
 کو جان جاتے ہیں) بتائیے صاحبان جب ہر شخص کا عمل ظاہر ہو کر ہی رہے گا تو  
 پھر حاجی وغیرہ کہلانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں علماء اور مشائخ اس حکم سے مستثنیٰ  
 ہیں اگر کوئی شخص کسی عالم ربانی صحیح العقیدہ کے نام کے ساتھ مولانا مولوی وغیرہ  
 یا کسی شیخ کامل کے نام کے ساتھ کچھ القاب لکھے تو ان کا علم و فضل ظاہر کرنے  
 سے چونکہ استفادہ عام کی امید ہے لہذا منع نہیں کیونکہ ہر امر میں حسن و قبح کا مدار  
 نیت پر موقوف ہے۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ الا یہ مطلب ہے  
 کہ محسن کے احسان کا شکر کرے نہ کہ فخر و مباهات کے طور پر اپنی فضیلت کا اظہار  
 اور بڑائی کرتا پھرے بعض نے حدیث کا خطاب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے  
 مخصوص کہا ہے جس سے مراد نبوت وغیرہ اور حدیث ہے جو امت کے لیے نعت عظمیٰ  
 ہے۔ ہلالین میں ہے اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ عَلَیْكَ بِالنَّبُوۃِ وَغَیْرِہَا (من الفقائل)  
 فحدیث اخبر میں اس سے نبوت کی تبلیغ مراد ہے بیوقوفی شریعت کی منوع حدیث

ہے کہ التحدیث بنعمة الله شکر یعنی تحدیث بالنعمة سے مراد  
 شکر ہے ہاں اگر کوئی پوچھے کہ تم نے حج کیا ہے تو صحیح جواب دینا منع نہیں  
 اگر حج کر چکا ہے اور جواب نفی میں دے گا تو جھوٹ ہوگا۔ منتخب کنز العمال  
 برماشیہ مسند امام احمد جلد ۲ ص ۲۲۱ میں حدیث ہے جس سے مراد یہی  
 بات ثابت ہے عن مجاہد قال بینا عمر بن الخطاب جالس بین  
 الصفا والسروة اذ قدم ركب فاناخوا وطافوا وسعوا فقال لهم  
 عمر من انتم قالوا من اهل العراق قال فما اقدمکم قالوا  
 حماد بنی حضرت مجاہد سے ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفاروہ کے درمیان  
 تشریف فرما تھے کہ قافلہ آیا جو طواف و سعی وغیرہ مناسک بجالائے حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو کس ارادے سے  
 آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم عراق سے حج کے لیے آئے ہیں۔  
 دیکھیے یہ جواب کہ ہم حج کے لیے آئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوچھنے  
 پر دیا عرض ایسے حاجی تمام عمر کے لیے ریاکاری میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور  
 نفس و شیطان کے دھوکے میں آکر برباد ہو جاتے ہیں جس طرح علم بغیر عمل کے بے  
 فائدہ اور وبال جان ہے اسی طرح عمل بغیر اخلاص کے بے کار ہے۔ جس کے  
 پاس زاوڑا نہیں ہے پسماندگان کے لیے واپسی تک کا خرچ نہیں ہے اس کے  
 لیے حج ناجائز ہے۔ جیسے بروز عید روزہ رکھنا اور عین دوپہر کے وقت نماز حرام  
 ہے۔ شیخ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر حج فرض  
 نہیں یعنی طاقت نہیں رکھتا اور اس کے روبرو ترغیب حج کے مسائل بیان کرنا  
 منع ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مبادا اس کے دل میں حج کا شوق پیدا ہو اور  
 وہ کئی ایک فرائض سے قاصر رہ جائے بمقتیٰ اعظم مولانا مولوی تسمت علی مدظلہ  
 بریلوی سے پوچھا گیا کہ جو لوگ ادھر ادھر سے مانگ کر حج کو جاتے ہیں ان کے  
 واسطے کیا حکم ہے آپ نے فتویٰ دیا کہ ایسے لوگوں پر حج فرض نہیں اور



۱۰  
بے ضرورت لوگوں سے سوال کرنا مانگنا حرام ہے۔ منقول از اخبار الفقہ امرت سر  
۲۸ ستمبر ۱۹۷۲ء الخ۔ آج کل کے بڑے بڑے مشہور پیر صاحبان بھی اسی مرض  
میں مبتلا ہیں۔ حضرت صاحب نے حج کو جانا ہے۔ ہر اخبار میں مضمون چھپ  
رہے ہیں۔ مریدوں کے نام ہر شہر ہر قبضہ ہر گاؤں میں خطوط ارسال کئے جا  
رہے ہیں کہ حضرت صاحب فلاں گاڑی پر گزریں گے، لہذا ہر شخص سرید ہویا  
غیر ہر سیشن پر جو اس کی جلنے سکونت سے قریب ہو، حاضر ہو کر ہر صاحب  
کی زیارت سے مشرف ہو، سادہ لوح مرید عقل کے اندھے، گانٹھ کے پورے  
شیخوں پر حاضر ہو کر مندرانے پیش کر رہے ہیں۔ واپسی پر پھر اسی طرح اغلاں  
ہو رہے ہیں۔ غرض حضرت صاحب قصر ولایت میں پہنچے اور کئی سالوں کا خرچ  
کمال لائے۔ یہ پیر صاحبان ان حاجیوں سے بدتر ہیں تو حج کے بہانے سے  
وٹاں جا کر کئی تجارتی اشیاء چھپا کر لاتے ہیں۔ میں تو یہ بھی غدار، روپیہ کمانے  
گئے اور حاجی ہو کر آئے۔ مگر عزیز مسلمانوں کے گائے پسینے کی کمانی تو ان  
کی نذر نہیں ہوتی۔ ایسے پیر خدا کی طرف سے تو نہیں ہیں، بلکہ ان کو مرید مشہور  
کرتے ہیں۔ صوفیہ کرام کے مسلہ اصول الشہرة افنة وراحة فی الخمول یعنی  
فیقہ کے لیے شہرت آفت ہے اور گوشہ نشینی میں راحت ہے۔ پر ان کا عمل  
نہیں، کیونکہ گوشہ نشین ہو کر یہ روزی نہیں کما سکتے۔ کوئی نہیں پوچھتا کہ حضرت  
صاحب حج کو تشریف لے جا رہے ہیں مگر مریدوں کو بلانے کی کیا ضرورت ہے  
اور سفر حج کو مشہور کرنے کا کیا فائدہ؟ تذکرۃ الاولیاء میں منقول ہے کہ جب  
حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں روتے اور ہجر کرتے اور ہر قدم پر دوگانہ  
نماز پڑھ کر حج کے لیے چودہ برس کے بعد مکہ منعم پہنچے اتفاق سے حرم شریف  
کے بزرگوں کو خبر پہنچ گئی۔ تمام مشائخ مکہ استقبال کے لیے نکلے، یکس حضرت ابراہیم  
ادھم رحمۃ اللہ علیہ قافلہ سے الگ ہو کر آگے نکل گئے، تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ  
سکے۔ مشائخ مکہ کے خادم جو ان سے بھی پہلے نکلے تھے، حضرت ابراہیم کو دیکھ کر

۱۱  
پوچھنے لگے کہ کیا حضرت ابراہیم ادھم نزدیک ہی آ رہے ہیں؟ حضرت ابراہیم ادھم  
نے جواب دیا کہ تم کو اس زندیق سے کیا کام ہے؟ خدا مان مشائخ نے آپ کو  
مارنا شروع کر دیا اور کہا کہ تم ایسے بزرگ کو زندیق کہتے ہو، زندیق تو تم ہو  
آپ نے فرمایا کہ ماں! میں بھی تو یہی کہتا ہوں۔ خادم یہ سن کر آپ کو  
دیوانہ سمجھے اور آگے روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ  
دیکھ تجھے تیرے غرور کی کیسی سزا ملی۔ تو چاہتا تھا کہ مکہ شریف کے بزرگ میرے  
استقبال کو آ رہے ہیں اور میری تعظیم ہوگی، مگر میں نے تیری آرزو پوری نہ  
ہونے دی۔ ناظرین! اس واقعہ کو آج کل کے پیروں کے مقابلہ میں رکھ کر  
ان کی بزرگی کا اندازہ فرمائیے۔ آج کل کے حاجیوں کو حج کا شوق تو بہت ہے۔  
مگر کسی سکین کو ایک پیسہ دینا اور ایک وقت کی روٹی کھانا محال ہے۔ اکثر  
حاجی زکوٰۃ کے تارک ہوتے ہیں؛ حالانکہ اگر زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو کوئی عمل مقبول  
نہیں۔ درۃ الناصحین میں حضرت شیخ عثمان بن حسین خوبوئی سے مروی ہے کہ  
ان موسیٰ علیہ السلام مریوماً بجدیل دھو بیعتی مع خضوع و خشوع  
نقال یارب ما احسن صلوة قال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ وصلتی فی کل یوم  
فیۃ الف رکعة راعتی الف رکبة و صلی الف جنازة و حج الف  
حجة و غزا الف غزوة ثم ینفعه حتی یودی زکوٰۃ ماله۔ یعنی حضرت  
موسیٰ علیہ السلام ایک دن ایک شخص پر گزرے جو نہایت خضوع و خشوع سے نماز  
پڑھ رہا تھا۔ جناب کلیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کی کہ یا رب  
اس تیرے بندے کی کیا اچھی نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ اگر یہ  
شخص ہر دن اور رات میں ہزار رکعت نماز پڑھے اور ہزار غلام آزاد کرے اور  
ہزار جنازہ پڑھے یعنی جنازہ پڑھنے کا ثواب بھی حاصل کرے اور ہزار حج بیت  
اللہ کا کرے اور ہزار جنگ کفار سے کرے تو یہ سب اعمال اس کو کوئی  
فائدہ نہیں گئے، جب تک اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔



انجمن حزب الاحناف لاہور کے مفتی صاحب مدظلہ کا فتوے  
مہریدہ رضوان، جولائی ۱۹۸۷ء میں شائع ہو چکا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے  
نماز روزہ حج سب بے کار ہوتے ہیں۔ (طرائف)  
جس مال کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے، وہ حرام ہے اور حرام مال سے کوئی  
عمل حج وغیرہ مقبول نہیں۔

حضرت مولانا غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد بگم شاہی لاہور جو اپنے  
وقت کے فقیہ اعظم اور بے ریا مفتی تھے، اسلام کی تیسری کتاب میں لکھتے ہیں  
کہ مال حرام سے حج کرتا حرام ہے۔

وہکذا فی فتاویٰ عبدالحی ص ۱۸۱ بہار شریعت مصنف مفتی اعظم  
حضرت مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ میں ہے، مال حرام سے حج حرام ہے۔ ص ۱۸۱  
حدیث ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی کپڑا اس درہم کو خریدے اور ان میں  
ایک درہم حرام کا ہو اور وہ کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول  
نہیں کرتا۔ مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال۔

اس سے ثابت ہے کہ جس مال میں تھوڑی سی ملاوٹ بھی مال حرام  
سے ہو، اس سے حج یا کوئی اور نیک عمل کرنا منع ہے۔

حضرت ابو یوسف سے مشکوٰۃ کے اسی باب میں حدیث ہے: لا یدخل  
الجنة جسد غزی بللجذام یعنی جو جسم مال حرام سے پلتا ہے وہ جنت  
میں داخل نہ ہوگا۔ پس اگر فضیلت ہے تو حج مبرور کی ہے نہ کہ غیر مبرور کی  
حج مبرور یعنی حج مقبول، گناہوں سے پاک رکھا گیا ہے، حج مبرور کی تعریف شرح  
مشکوٰۃ وغیرہ میں ہے: لا یخالطہ باثم ولا سمعة ولا ریا، یعنی  
جس میں گناہوں کی ملاوٹ اور ریا و سمعہ نہ ہو۔

مشکوٰۃ شریف، کتاب البیوع، فصل اول کی حدیث ہے جو حضرت ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ نہیں

قبول کرتا مگر پاک کو۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مومنوں کو ساتھ اس چیز کے کہ  
حکم کیا پیغمبروں کو ساتھ اس کے۔ پس فرمایا: اے رسول، کھاؤ حلال رزقوں سے اور  
عمل کرو اچھے۔ اور فرمایا: اے مومن، کھاؤ حلال کھانوں سے جو کچھ کہ دیا ہم نے  
تم کو۔ پھر ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کا کہ حج کے لیے سفر  
دراز کرتا ہے۔ پر اگندہ، بال غبار آلودہ، دراز کرتا ہے۔ دونوں ہاتھ اپنے یعنی دعا  
کے لیے طرف آسمان کی۔ یعنی حج کر کے پھر دعائیں مانگتا ہے۔ کہتا ہے: یا رب، یا رب  
یعنی اے رب میرے اے رب میرے، اور حلال نہ کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور  
لباس اس کا حرام ہے اور پڑوش کیا گیا ہے ساتھ مال حرام کے، پھر کس طرح قبول کی  
جائے دعا اس شخص کی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قبولیت دعا، قبولیت  
حج کی علامت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مشکوٰۃ کتاب المناسک میں حدیث ہے۔ الحاج د  
العتار وفد اللہ ان دعویٰ اجابہم۔

یعنی حاجی اور عمرہ کرنے والے خدا کے ممان ہیں۔ اگر دعا مانگیں، وہ قبول کرتا ہے۔  
ان ہر دو احادیث سے ثابت ہوا کہ حج کی قبولیت کی علامت حاجی کی دعا کا  
قبول ہونا ہے، پس حاجی سے دعا کرائی جائے۔ اگر قبول ہو تو حج مقبول ہے، ورنہ نہیں۔  
پس حج مبرور (مقبول) کی قید سے ثابت ہوا کہ جب تک حج کی سب شرائط ادا نہ ہوں، حج  
قبول نہیں ہوتا اور حج مقبول کی یہ نشانی منقول ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے۔  
اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں مصروف رہے اور جو گناہ حج سے پہلے کرتا تھا ان  
کو چھوڑ دے اور کسی کا حق نہ مارے کہ حقوق العباد حج سے اور شہادت سے بھی نہیں بچنے  
جالتے سفر حج میں کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ سائیکوں سے لڑائی جھگڑا کرے، حضرت شیخ سعدی  
نیرازی رحمۃ اللہ علیہ گلستان میں ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ میں حاجیوں کے ایک قافلہ  
لے حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں: وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ  
حَرَامٌ وَغُذًی بِلِحْرَامٍ (احمدی)



کے ہزارہ تھا۔ حاجی آپس میں خوب لڑے اور گتہ گتہ ہو کر جوتی پزار کا سلسلہ بھی چلایا۔  
ایک کچادہ نشین نے یہ معاملہ دیکھ کر اپنے ہمراہی سے کہا: پیادہ خان عمرہ شطرنج راہبر  
می برو، فرزین می شود۔ یعنی بہ ازاں می شود کہ بود و پیادگان خان بادیہ راہبر بردند  
و بدتر شدند۔

از من گجونی حاجیے مردم گزلے را کو پوستین خلق بازار می درو  
حاجی تو نیستی شتر است از برائے آنکہ بے چارہ خار می خورد و بار می برد  
یعنی ہستی دانت کا پیادہ عمرہ شطرنج کو طے کر کے، وزیر یعنی بہتر ہو جاتا ہے  
مگر یہ حاجی پیادے سفر حج کو طے کرتے ہیں اور حاجی ہو کر پہلے سے بھی بدتر ہو  
جالتے ہیں۔ پس یہی طرف سے ایسے حاجی کو جو لوگوں کو کاٹ کاٹ کر کھاتا ہے  
کہ دو کہ تو حاجی نہیں ہے، ماں تیرا اونٹ حاجی ہے، کیونکہ وہ بے چارہ کانٹے کھاتا  
ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے، یعنی تیرا اونٹ تو فائدہ پہنچاتا ہے، مگر تو لوگوں کے پکڑے  
اتارنے کی نگر میں رہتا ہے۔ پہلے تو اہل علم سے تمام عمر دغے اور فریب کئے، اب  
اہل عرب اور حاجیوں پر ہاتھ مانت کرنا شروع کیا اور کئی قسم کے نامانوس طریقوں سے  
مال حرام کھایا۔ عارف رومی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اے بسا حاجی برج رفتہ بشتق وقت باز آمد شدہ او یار فسق  
یعنی بہت حاجی شوق سے حج کرنے کو گئے، مگر واپس آئے تو فاسق ہو گئے۔  
چوں بطوت خود بلوئی مرتدی۔ چوں بخاند آدمی ہم باخودی۔ یعنی جب تو نے خودی سے  
طاوت کیا تو مرتد ہی رہا۔ جب حج کر کے واپس آیا تو بھی خودی لے کر ہی آیا۔  
پس حج میرود کا ثواب یہ ہے کہ تمام عمر کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان  
جنتی ہو جاتا ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ اور بھی کئی اعمال ایسے ہیں جن سے حج کا  
ثواب ملتا ہے:

حضرت غوث الثقلین، قطب الدلائین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غنیۃ الطالبین میں  
حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن ابن عباس من صام یوم عاشور من المحرم اعطی ثواب عشرة  
الاف شهید و ثواب عشرة الاف حاج و معتمر (غنیۃ الطالبین ص ۴۲)  
یعنی جو شخص محرم میں یوم عاشور اکاروفہ رکھے اس کو دس ہزار شہید اور دس ہزار  
حج و عمرہ کا ثواب دیا جاتا ہے۔

جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے نکلے اس کو ہر قدم پر حج کا ثواب ملتا ہے۔  
وفی الحدیث من خرج الی المسجد ولم یشغل بشی من امور الدنیا  
ولم یتکلم احدا کتب اللہ لہ بكل قدم ثواب حج مقبول۔  
(فتاویٰ برہنہ صفحہ ۳۴۴)

یعنی حدیث میں ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے لیے مسجد کی طرف نکلے اور امور دنیا سے  
کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ ہو اور کسی سے کلام نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم کے  
بدلے ثواب حج مقبول کا دیتے ہیں مشکوٰۃ شریف باب البتر والصلۃ فصل ۳ میں حضرت  
ابن عباس سے ہے قال ما من ولد بدلی منظر الی والدیہ نظر حجة الا  
کتب اللہ لہ بكل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر کل یوم مائة مرة قال  
نعم اللہ اکبر و اطیب یعنی آپ نے فرمایا جو بیٹا ماں باپ سے نیکی کر لے والا  
اپنے ماں باپ کو شفقت و رحمت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر  
کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب دیتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا حضور اگرچہ ہر  
دن میں سو نظر سے دیکھے۔ فرمایا: اے اللہ! اگر سو دفعہ دن میں ماں باپ کو نظر  
شفقت سے دیکھے تو ہر روز سو حج مقبول کا ثواب پائے گا اور اس امر سے متعجب  
ہونے کے بدلے اللہ اکبر و اطیب فرمایا مشکوٰۃ شریف باب الذکر میں بروایت ترمذی  
شریف حدیث ذیل ملاحظہ ہو۔ اے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یشکر اللہ حتی تطلع  
الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة و عمرۃ قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة۔



یعنی جس نے باجماعت نماز فجر پڑھی پھر دن پھر سے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔  
پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج و عمرہ کا ثواب ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ پورے حج و عمرہ کا ثواب پورے حج و عمرہ کا  
ثواب پورے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

مشکوٰۃ باب المساجد میں حضرت ابی امامہ سے ہے۔ آل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا :

من خرج من بيته متطهراً الى صلاة مكتوبة فاجرة كاجر  
الحاج المحرم ومن خرج الى تسبيح الضحى لا ينصبه الا  
اياها فاجرة كاجر المعتمر

یعنی جو شخص اپنے گھر سے نزع نماز کے لیے پاک و صاف ہو کر نکلا۔ پس ہر اس  
کا مثل اجر حاجی محرم کے ہے اور جو شخص نفل پاشت کئے لیے نکلا اور نہ شعت میں  
ٹولا اس کو مگر نفلوں نے پس اس کا اجر مانند عمرہ کرنے والے کے ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب التبع حضرت عمر بن شیب سے ہے کہ آل حضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من سبح الله مائة بالخطاة ومائة بالعشي كان كمن

حج مائة حجة۔

یعنی جس شخص نے صبح و شام سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی وہ ایسا ہو گیا کہ جس  
طرح کسی نے سو حج کیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ :

لزيارة خيبر من عشرين حجة (كتاب الحج)

یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف کی زیارت میں چوبیس سے  
انفصل ہے۔

انیس الارواح صفحہ ۲۴ میں شیخ المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے

ہے فرماتے ہیں کہ :

ہر گز دختران باشند و براں شادی کند فاضلتر ازال کہ ہفتاد بار خانہ کعبہ زیارت  
کرده باشد۔

یعنی جس شخص کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ اس پر خوشی کرے۔ ستر  
خانہ کعبہ کی زیارت یعنی ستر حج کا ثواب پاتا ہے۔ کتاب راحة القلوب صفحہ ۲ میں حضرت  
سلطان نظام الدین اویار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

مروان خدا ہر جا کہ نشستہ اند ہما بنجا خانہ کعبہ است و ہما بنجا عرش و ہما بنجا کرسی۔

یعنی جس جگہ مروان خدا بیٹھیں خانہ کعبہ عرش کرسی سب کچھ وہیں ہے۔

تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ میں ہے :

حج العوام قصد البيت و زیارتہ و حج الخواص قصد رب  
البيت و شہودہ۔

یعنی عام لوگوں کا حج بیت اللہ شریف کا قصد اور زیارت کرنا ہے اور خواص کا  
حج بیت اللہ کے مالک کی طرف قصد کرنا اور اس کا شہود ہے۔

وفی الخبر ان الله عباداً تطون بهم الكعبة۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے  
ایسے بندے بھی ہیں کہ کعبہ ان کے گرد طواف کرتا ہے۔

اس سے آگے حضرت اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں ایک

حکایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک خدا کا بندہ بارادہ حج تیار ہوا۔ اس کا چھوٹا بچہ تھا۔

اس نے پوچھا : ابا جان کہاں جانے کا ارادہ ہے ؟ والد نے کہا : بیٹا خدا کے گھر

جاء میں تو بچے نے خیال کیا کہ جب گھر دیکھیں تو گھر والا بھی ساتھ ہی دیکھا جاتا ہے۔

ملا وہ بچہ بھی ساتھ ہی تیار ہو گیا۔ جب بیت اللہ شریف پہنچے اور لڑکے کی نگاہ کعبہ

پر پڑی تو بے ہوش ہو کر گرا اور شہادت ہو گئی۔ والد حیران ہوا اور گھبرایا کعبہ مغطر کے گند

سے اٹھنے آواز دی گھبراؤ نہیں :

انت طلبت البيت فوجدته وهو طلب رب البيت فوجد



رب البیت۔ یعنی تو نے اللہ کے گھر کی زیارت کو قصد کیا، اس کو پایا۔ مگر لڑکے نے گھر کے مالک کو قصد کیا، لہذا اس نے گھر کے مالک کو پایا۔

لڑکے کو وہاں سے اٹھا کر دفن کیا تو ہاتھ نے آواز دی کہ یہ لڑکا نہ تو قبر میں ہے اور نہ زمین میں اور نہ ہی جنت میں، بلکہ اپنے رب کے پاس ہے۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے وہ تمام مخلوق کا قبلہ ہو جاتا ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام ملائکہ کے قبلہ بنے۔

اعلم ان البیت الذی شرفہ اللہ باضافۃ الی نفسه وہو بیت القلب فی الحقیقۃ۔

یعنی یقیناً یہاں ہے کہ وہ بیت اللہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نسبت کر کے بزرگی دی ہے، وہ حقیقت میں مرد خدا کا دل ہے۔

مونیہ کے مایہ ناز حبیبِ قیوم حضرت مولانا نے رحمہ اللہ سرہ شریف جو بقول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہے۔ افتاویٰ عزیزی کے دوسرے دفتر میں سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کی حکایت لکھتے ہیں جو ہم ذیل میں بعد ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

سوئے مکہ شیخ امت بایزیدؒ از برائے حج و عمرہ می دید  
او بہر شہرے کہ رفتے از نخست مر عزیزاں را بکروے باز جست  
گرد می گشتے کہ اندر شہر کیست کو بر ارکان بصیرت مشکلیست  
گفت حق اندر سفر ہر جاوی باند اول طالب فرسے شوی  
یعنی حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ جو شیخ امت تھے۔ حج و عمرہ کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ جس شہر میں جاتے، پہلے اللہ والوں کی جستجو کرتے کہ شہر میں ایسا کون ہے جو ارکان بصیرت کا مشکلی ہے۔ یعنی اس کعبہ کے جوار کون ہیں شامی، یمانی، عراقی، حجازی، عربی، ارباب بصارت، یعنی عوام کے واسطے ہیں اور اصحاب بصیرت ہیں، ان کے چارہ ارکان شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت ہیں۔ سوال کا تکیہ

لگانے والا کون ہے۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کہیں سفر کو جائے تو چاہیے کہ اول طالب کسی مرد خدا کا ہو۔

بایزیدؒ اندر سفر جتے بے تابا بد خضر دقت خود کے  
دید پیرے باقد بچوں ہلال بود در دے فخر و گفتار رجال  
دید نامینا و دل چوں آفتاب بچوں پیلے دیدہ ہندوستان خواب  
بایزیدؒ اور اپوں از اقطاب یافت مسکت بنود و در خدمت شفت  
پیش نشست و می پر سید حال یافتش در ویش و ہم صاحب عیال  
گفت عزم تو کجا اے بایزیدؒ رخت غربت را کجا خواہی کشید  
گفت قصد کعبہ دارم اند پگر گفت ہیں با خود چہ داری زاد راہ  
گفت دارم از درم فقر و دلیت نک بہتہ سخت بر گوشہ دلیت

بایزیدؒ سفر میں بڑی جستجو کرتے تاکہ کسی ایسے کو پائیں جو اپنے وقت کا خضر ہو۔ ایک بوڑھے کو دیکھا جو مثل ہلال کے خمیدہ قامت تھا، لیکن مردان حق کی سی فرد گفتار اس میں موجود تھی۔ نامینا تھا، مگر دل آفتاب کی طرح روشن تھا اور مست و پر جوش ایسا کہ جس طرح پیل اپنے وطن ہندوستان کو خواب میں دیکھ کر سرور میں آتا ہے۔ بایزیدؒ نے جب اس کو اقطاب سے ایک قطب پایا۔ عجز و زاری جنائی اور اس کی خدمت میں درشے، اس کے سامنے بیٹھے، حال پوچھا اور اس کو درویش اور صاحب عیال بھی پایا۔ اس نے کہا: اے بایزیدؒ کہاں کا قصد ہے اور سامان سفر کہاں لے جاؤ گے؟ حضرت بایزیدؒ نے کہا: جمع ہی سے قصد کعبہ کا رکھتا ہوں۔ کہا: بتا، تیرے پاس راہ کا خرچ کیا ہے؟ کہا: دو سو درہم فقرہ کے میرے پاس ہیں۔ دیکھو میری چادر کے گوشہ میں مضبوط بندھے ہیں۔

نہ کتب تصوف سے نہ تصانیف ثابت ہے کہ سلطان العارفین حضرت بایزیدؒ فرد وقت تھے اور فرد وقت وہ ہوتا ہے جو اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو پس یہ واقعہ مرتبہ فردیت عطا ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس فقرہ رسالہ میں گنجائش نہیں، ورنہ ہم آپ کی فردیت بدلائل ثابت کرتے۔ فائز من



گفت ملوئے کن مجرم ہفت بار دیں نکوتر از طواف حج شمار  
آں در ہوا پیش من زلے جواہر دانم حج کردی و شد حاصل مراد  
عمرہ کردی عمر باقی یافتی صاف عشق بر صفا بشاقتی  
حق آں حقیقہ جانن دیدہ است کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است  
کعبہ ہر چند کہ خانہ بر دوست خلقت من نیز خانہ سہ دست  
چوں مرا دیدی خدا را دیدہ گرد و کعبہ صدق بر گردیدہ  
خدمت من فاعت و حمد خداست تا بہ میسنی فہر حق اندر بش  
کعبہ را یک بار بیت گشت یا گفت یا عبدی مرا بہتد بار  
بایزید کعبہ در یافتی صد بہاد غر و صد فر یافتی

اس مرد خدا کے کہ سات با زیر الطواف کرے اور اس کو طواف حج سے بہتر  
جان اور دم میرے آگے رکھے۔ سمجھو کہ میں نے حج کر لیا اور مراد حاصل ہو گئی۔ تم کو  
عمر باقی حاصل ہوئی، یہی تیرا عمر ہے اور تو سات ہو گیا۔ بس صنایا پائی پر یہی دوڑنا ہے۔  
قسم ہے اس حق کی جس کو تیری جان نے دیکھا ہے کہ اس نے مجھے اپنے بیت اللہ پر برگزیدہ  
کیا ہے۔ اگرچہ بیت اللہ اس کے احسان دینی کا گھر ہے۔ مگر تیری پیدائش (وجود) بھی اس کے بھید کا  
گھر ہے۔ جب تو نے کعبہ کو دیکھا، خدا کو دیکھا اور کعبہ صدق کا طواف کیا جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے  
الانسان سبزی و اناسرۃ یعنی انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔ میری قدرت  
خدا کی عبادت اور حمد ہے۔ ہرگز خیال نہ کرنا کہ حق تعالیٰ مجھ سے جدا ہے۔ اچھی طرح آنکھیں کھول  
کر کعبہ کو دیکھ تا خدا کے ذکر آئے۔ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار بقول آیت ان  
طہر بیسی سے کیا۔ یہ وہ ہے چنانچہ فرماتا ہے: من بعدہ کو ستر دفعہ یا عبدی کہہ لے۔  
بایزید نے کعبہ کو پانچ سینکڑوں بار اور عزت و فرحت کو حاصل ہونے سے

دل بدست آور کہ حج اکبر است از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است  
آں بنا کردہ غلیل آذر است دل گزر گاہ جلیل قادر است

صورت کو فخر و عالی بود اور بیت اللہ کے خالی بود  
یعنی مرد خدا کے دل کو ہاتھ میں لے کر یہی حج اکبر ہے۔ ہزار کعبہ سے مرد حق کا ایک دل بہتر  
ہے کیونکہ کعبہ کی بناء حضرت خلیل علیہ السلام نے کی ہے اور دل مرد حق کا اللہ تعالیٰ کی گزر گاہ ہے۔  
پس مردان حق کی محبت اور ان کے درباروں پر بصدق دل حاضر ہونے سے ہزار اجتوں کا  
ثواب ہوتا ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکتوبات شریف جلد ۱ مکتوب  
ہفتادم ص ۱۱۱ میں فرماتے ہیں: چنانچہ در انسان نمونہ سرش است نمونہ کعبہ ہم است۔ یعنی جس  
طرح انسان میں نمونہ سرش کا ہے، نمونہ کعبہ کا بھی ہے۔

در تیکہ تا خصال معشوقہ است رفتن بہ طریق کعبہ از عین خلاست  
گر کعبہ از دہوئے نثار و کنش است ابوائے وصال کنش کعبہ است  
حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ العزیز پر جب کیفیت عشق کا غلبہ ہوتا تو حضرت  
فریاد اللہ والدین باوا صاحب رضی اللہ عنہ کے گرد طواف کرتے اور یہ شعر در زبان ہوتا:۔  
کعبہ نمونہ یا میر صاحب است ای یا خدا اصطلاح شوق بسیار است و من دیوانہ ام  
(مذکورہ غوثیہ وغیرہ)

حضرت مخدوم بندہ نواز گیسو سہاڑ محمد نصیر الدین قدس سرہ العزیز جو حضرت نظام الدین  
محبوب الہی قدس سرہ العزیز کے اعظم خلع سے ہیں اور آپ کا دربار گھر دکن میں مرجع خلائق  
ہے۔ آپ کے آستانہ پاک کے حق میں کہا گیا ہے کہ:

۱۔ نیست کعبہ در دکن جز در گہ گیسو سہاڑ پادشاو دین و دنیا خواجہ بندہ نواز  
یعنی دکن میں آپ کے دربار کے سوا کوئی کعبہ نہیں۔

روح البیان جلد ۳ صفحہ ۳۹۰ میں ہے: ہذا المسجد المجازی والمساجد  
الحقیقیۃ فیہ القلوب الطاہرۃ عن لوث الشریک مطلقاً

یعنی یہ مجازی مسجدیں ہیں اور حقیقی مسجدیں دل میں جو شریک سے پاک ہیں۔  
مردان حق کے دلوں کو دکھا کر ان مسجدوں کی تعظیم کرنے والا بد نصیب ہے، یہ بت۔ عارف  
روحانی فرماتے ہیں:



ابہاں تعظیم مسجد می کنند در جہان اہل دل بد می کنند  
آں مجازست ایں حقیقت لے فرما نیست مسجد خیز درون عارفان  
مسجدے کاں اندرون او یاست سجده گاہ جہلاست آنجا خداست  
اے بسا کس رفتہ ہاشام و عراق اوندیدہ بیچ جز کفر و نفاق  
دے بسا کس رفتہ تائبند ہرے اوندیدہ جز مگر تیغ و شہرے

نکاح یہ ہے کہ جو لوگ اہل دل سے دشمنی کرتے ہیں اور مسجدوں کی تعظیم کرتے ہیں وہ بیوقوف ہیں کیونکہ مساجد دنیا، مجازی مسجدیں ہیں۔ اے گدھو، عارفوں کے دل حقیقی مسجدیں ہیں۔ اولیاء اللہ کا دل مسجد حقیقی ہے، یہی سب کی مسجد گاہ ہے اور یہیں خدا ہے اور بہت لوگ شام و عراق تک مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے گئے مگر انہوں نے سوائے کفر و نفاق کے کچھ نہ دیکھا اور بہت لوگ ہندوہرات کی طرف کہ ان ممالک میں بھی بہت اولیائے اللہ کے مزارات ہیں گئے۔ مگر خرید و فروخت کے سوا کچھ حاصل نہ کیا یعنی عرب و عراق شام وغیرہ کا سفر بظاہر توجہ اور زیارت مزارات کے لیے مشہور کیا۔ مگر وہاں جا کر دہرہ تجارت کی اور سونا چاندی وغیرہ خرید لائے۔ قال النظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
رخت از حرم کشیم نظری بہ سومات حرمت نماندہ حاجیے بیت الحرام را  
یعنی ریاکاری یا تجارتی ج سے سومات کے مندر کا سفر کر لے تو اچھا ہے۔

روایت شامی جلد ۲ صفحہ ۴۲۶ باب التمدد فی کلمات اولیاء میں ہے :  
والانصاف ما ذکرہ الامام النسفی حین سئل عما ینحی ان الکعبۃ کانت  
تزدرد احدًا من الاولیاء هل يجوز القول به فنقل نقض العادۃ علی سبیل  
الکرامۃ لاهل الولاية جائز عند اهل السنة۔

یعنی انصاف وہ ہے جو امام نسفی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے جب پوچھے گئے اس چیز سے کہ حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق کعبہ معظمہ نے اولیاء اللہ میں سے کسی کی زیارت کی ہے یہ کہنا جائز ہے یا نہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ نقض عادت بطریق کلمات اہل دلایت کے لیے اہل سنت کے نزدیک جائز ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۵ میں امام غزالی علیہ الرحمۃ رطب اللسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :

الکعبۃ قبلۃ وجہک والفقراء قبلۃ رحمۃی ان استقبال  
القبلۃ لایکون بترًا إذا لم یقارنہ معرفۃ اللہ۔

یعنی کعبہ تیرے پہرے کا قبلہ ہے اور فقراء میری رحمت کا قبلہ ہیں۔ یہ تحقیق قبلہ کا استقبال کوئی نیکی نہیں جب تک اس کے ساتھ معرفت الہی قرین نہ ہو۔

تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحات ۲۲۱، ۲۲۲ وغیرہ میں ہے :

من کان ملوثًا بالمعاصی قبل حجہ وحین اشتغاله بہ لا یتفعده  
حجہ وان کان قد اذی الفرائض ظاہرًا۔

یعنی جو شخص قبل از حج اور دوران حج گناہوں سے آلودہ ہو، اس کو حج کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اگرچہ بظاہر فرائض ادا کرتا ہو۔

قال ابو العالیۃ یحییٰ الحاج یوم القیامۃ ولا اثم علیہ اذا تقی  
فیما بقی من عمرہ فلم یرتکب ذنباً بعد ما غفر لہ فی الحج

والمذنب المصر اذا حج فلا یقبل متہ لعودہ الی ما کان ... الخ

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک حامی آئے گا اور اس پر گناہ

نہ ہوگا جب کہ اس نے حج کے بعد اتفاقاً اختیار کیا ہوگا اور گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہوگا بعد اس کے کہ حج کرنے سے اس کے گناہ معاف ہو گئے اور گناہ پر بعد حج کے اصرار کرنے والے کا حج قبول نہیں کیا جاتا۔ یہ سبب عود کرنے اس کے طرف گناہوں کے اور حج مقبول کی علامت ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور آخرت کی طرف راغب ہو۔ پس ایسا نہ ہو بخشنا گیا اس کی دعا مقبول ہے۔ اس کا استقبال سلام سے مستحب ہے اور اس سے دعا کی التجا کرنا بھی مستحب ہے۔

بخوف طوالت ہم ساری عبارت نہیں لکھتے مختصر عبارت اور اس کا خلاصہ لکھ دیتے ہیں۔ حکایت ہے کہ ایک ترک حضرت شیخ الاسلام احمد ناسفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں



رہتا تھا اور شیخ کامل کی نظر منیت سے اس کو اپنے اوپر ایک نور نظر آتا تھا۔  
فاتنق لہ ان یجمع فلما رجع زالت عنہ تلك الحال۔

پھر اس کو حج کرنے کا اتفاق ہوا تو وہ حال اس سے زائل ہو گیا اور وہ نور فیض جو  
حج سے پہلے حاصل تھا اس سے محروم ہو گیا۔  
شیخ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا :

كنت قبل الحج صاحب تضرع ومسكنة والآن غرتك حجك واعطيت  
نفسك قدراً ومنزلة فاذا انزلت عن رتبتهك ولم تر النور۔  
کہ حج سے پہلے تو صاحب گریہ اور سکنت تھا اور اب تیرے حج نے تجھے مغرور کر  
دیا ہے اور اپنے نفس کو ایک قدر اور منزلت دیتا ہے اس لیے تو اپنی منزل سے گر گیا  
ہے اور وہ نور تو اب نہیں دیکھتا۔

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ حاجی پر واجب ہے کہ حج کر کے حرم خوری  
سے نیچے اور عزام مال سے ہر ہیز کرے۔

نہ شیخ کامل کی محبت سے بڑھ کر قرب الہی کا کوئی وسیلہ نہیں۔ نفس ظالم ہر وقت سالک راہ کی ہانک  
میں ہے اور پیر کامل سے بدظن کرنے کی نکر میں رہتا ہے۔ کبھی اس کو نیک اعمال کی ترفیب دے کر  
اس میں محب خود پسندی پیدا کرتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے حالانکہ سب نیک اعمال اس نور کے مقابلہ  
میں ہیچ ہیں جو طالب صادق کو شیخ کامل کی محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بو حیر  
رضی اللہ عنہ نے اسی طنز اشارہ کیا ہے۔ ولا تطع منهم خصماً ولا حاكماً۔ فانت تعورت  
کید الخصم والحکم۔ یعنی نفس و شیطان کی پیروی نہ کرنا خواہ وہ دشمن ہو کر تجھے درغلایں یا  
مستفیض یعنی دوست ہو کر نصیحت کریں۔ پس تو دشمن و دوست کے دھوکے کو پہچانتا ہے مقبول و  
مرود کا سلسلہ ابتدا سے ہے حضرت آدم علیہ السلام مقبول ہوئے۔ ابلیس مرود ہوا۔ حضرت اسمعیل صلی  
قدس سرہ فرماتے ہیں، والنعمۃ انما تسلب ممن لا یعرف قدرها۔ یعنی جو شخص  
نعمت الہی کا قدر نہیں جانتا، وہ نعمت اس سے سلب کی جاتی ہے۔ شیخ کی مخالفت دل میں بھی  
جبری ہے چہ جملے کہ زبان پر آوے۔ روح البیان جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ میں ہے۔ (جاری ہے)

وحكى عن بعض من حج انه توفى في الطريق في رجوعه فدفن في  
ونسوا القاس في قبره فنبشوه ليأخذوا القاس فاذا عنقه ويدا  
قد جمعنا في حلقة القاس فردوا عليه التراب ثم رجعوا الى اهلهم  
فسألوهم عن حاله فقالوا صاحب رجلاً۔ فاخذ ماله فكان يجمع منه  
في الحديث۔ من حج بيت الله من كسب الحلال لم يخط خطيئة الا  
كتب الله له سبعين حسنة وحط عنه سبعين خطيئة ورفع  
له سبعين درجة

عاشیر پورستہ از گزشتہ : من مخالفت شیخہ فی نفسہ سراً او جہراً لا یثم رائحة  
الصدق وسیرۃ غیر سرّیہ۔ یعنی جو شخص اپنے جی میں بھی سرّاً یا جہراً اپنے شیخ کی  
مخالفت کرے گا وہ صدق کی بوجھی نہ سمجھے گا اور راہ سلوک طے نہ کر سکے گا اور مرید مرتد مثل نئے  
کے ہے۔ بنی اسرائیل کا ولی بلعم بن باعور جب مرتد ہوا تو رب العزت نے اس کو قرآن پاک میں گتے  
سے تشبیہ دی۔ نمثلہ کمثل الکلب (الآیہ) یعنی پس مثال اس کی مثل گتے کے بنے اور  
بلعم بن باعور اس شان کا ولی اللہ تھا کہ جب توبہ کر کے نظر کرتا تو عرش اعظم کو دیکھ لیتا۔ ایک ہی  
نعرش نے اس کو غصتی کر دیا۔ جب سند درس پر بیٹھا تو اس کے سامنے بارہ ہزار شاگرد با ادب  
بیٹھ کر تعلیم پاتے۔ صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں کہ جب وہ مرتد ہوا تو یہ انوار و کرامات اس  
کے دل سے ایسے محو ہوئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کیا اور خدا کے  
انکار پر کتاب تصنیف کی البیان: باللہ

آن را بری از صومعه درویر گہاں انگنی دیں راکشی از تنگدہ مر معلقہ مراد کنی  
چون دہر اور کار تو عقل زبوں را کے رسد فرمان دہ مطلق توئی گئے کہ خواہی آن کنی  
فرماتے ہیں کہ شیخ کے آسانے پر جو اس کی عزت ہوتی رہی اس کا بھی اس کو کچھ قدر نہیں ہوتا۔  
(سواء تفقد علی سریر معك اونی التراب والقدرد) کیونکہ گتے کو اگر تو اپنے ساتھ تفت  
پر بجا کر کھانا کھلاتے یا ناپاک زمین پر روٹی رکھ دے ایک ہی بات ہے۔

روح البیان جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ میں ہے، حضرت ابو عبد اللہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (جاری ہے)



خلاصہ یہ کہ ایک حاجی حج کر کے واپس ہوا راستہ میں فوت ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کو دفن کر دیا اور اس کی قبر میں تبر بچھل گئے۔ تبر لینے کے لیے واپس آکر اس کی قبر کو کھودا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اسی قبر کے ملحقہ کے ساتھ حاجی صاحب کی گردن اور دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں اور دردناک عذاب میں گرفتار ہے۔ اس کے ساتھیوں نے قبر پر مٹی ڈال دی جب واپس آئے تو حاجی صاحب کے گھر جا کر اس کے اہل و عیال سے اس کا حال دریافت کیا۔ اس کے گھر والوں نے کہا کہ یہ شخص جن لوگوں کے ساتھ ہوتا، انہی کا مال لے کر حج کیا کرتا تھا۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسبِ ملال سے بیت اللہ کا حج کرے، اس کے لیے ہر قدم پر ستر نکلیاں نکھی جاتی ہیں اور ستر گناہ معاف ہوتے ہیں اور ستر درجے بلند ہوتے ہیں، بشرطیکہ اس مال سے حج کرے جس میں حرام کا شائبہ بھی نہ ہو۔ فریضہ حج ادا کرنے کے بعد حج نفل کی ضرورت نہیں۔

حاشیہ پرستہ گزشتہ: کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے:

من عرف طريقا الى الله فسلكته ثم رجع عنه عذبه الله بعذاب لم يعذب

به احدا من العالمين..... ۱۶

یعنی جس شخص نے کوئی راستہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہچان لیا اور اس میں مل پڑا پھر امتحانات کی وجہ سے اس راستہ سے پھر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا عذاب دیں گے جو کسی کو نہ دیا ہو۔ قال المشائخ: مرتد الطریقت شر من مرتد الشریعة ذالک هو الخسار المبین فان من ردہ صاحب قلب یکون مردود القلوب یعنی مشرک کرام نے فرمایا ہے کہ طریقت کا مرتد یعنی جس کو پیر کامل نے رد کر دیا، شریعت کے مرتد سے بدتر ہے، کیونکہ جس کو صاحب دل مردود خدا رد کرے وہ مردود القلوب ہے، یہی خسارِ مبین ہے۔ پیر کامل سے جو نور فیض اس کو حاصل تھا، اگر مرتد ہو جانے کے بعد بھی اس کا اثر ہے تو وہ استدراج ہے اور اگر اس کو مصلحت ملے تو یہ بھی مکر الہی ہے اور مرتد مرتد سمجھا ہے کہ اگر میں مرتد ہوتا تو یہ تاثیرِ مذہبی، صاحبِ تغیر روح البیان فرماتے ہیں کہ فقد یقطع الممدد عنہ من حیث لا یشعر یعنی شیخ کا فیض اس سے منقطع ہو چکا ہے۔ (جاری)

روح البیان جلد ۷ صفحہ ۳۱۱، ۳۱۲ میں ہے:

قال فی الاشباہ والنظائر بناء الترباط بحیث ینتفع به المسلمون افضل من الحجۃ الثانیة۔

یعنی اشباہ و النظائر میں ہے کہ دوسرے حج سے کوئی مسافر فائدہ تعمیر کر دینا افضل ہے جس سے مسلمانوں کو نفع پہنچے۔

حاشیہ پرستہ از گزشتہ: مگر وہ سمجھتا نہیں۔ اب استدراج اور زندہ ہو چکا ہے۔ بیت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں کہ اہل استدراج کو بھی استدراجی تاشہ ہوتی ہے جو مریدِ راسخ نہیں ہوتے، ان کی محبت پیر کے ساتھ فخری ہوئی ہے۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون نے گود میں لیا اور آپ نے اس کے منہ پر ایک ٹھاپہ مارا تو وہ سب محبت کا نور ہو گئی۔ عقلمند وہ ہے جس کو طیب درادے تو وہ دلوں کے فائدہ کو نظر رکھے، تلخی کا خیال نہ کرے۔ قال سعدی علیہ الرحمۃ:

دباست دادن بر بخور قند کہ داروئے تمیض بود سودمند  
زلفت مار اے خردمندیم چوں داروئے تمیضت فرستد حکیم

وقال الحافظ رحمۃ اللہ علیہ

ترسم کزیں چمن نہ بری آستین گل کز گلشنش تحمل خارے نے کنی

اور کسی مرید کا مرتد ہونا نقص سلسلہ کا نہیں، جیسا کہ اسلام سے پھر جانا، اسلام پر کوئی نقص نہیں۔ تاہم صریح قطب قرآن و حدیث سے، مومن کامل بلکہ ولی اللہ کا مرتد ہو جانا ثابت ہے۔ آیات ذیل ملاحظہ ہیں:

کیف یرہدی اللہ قوما کفروا بعد ایماں فہم ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا... یا ایہا الذین امنوا من یترتد منکم عن دینہ فسوف ینال اللہ بقوم یرحبہم و یرحمتہ، ومن یترتد منکم عن دینہ فیسوف یرحمہ اللہ۔

حدیث من بدل دینہ فاقتلوہ۔ مشکوٰۃ شریف میں بروایت صحیحین حدیث ہے کہ ایک شخص جو کاتبِ وحی تھا، مرتد ہو کر مشرکوں سے جا ملا اور جب وہ مرا تو اس کو زمین نے قبول نہ کیا۔ مرد ۲ کی بیت کہ تو نے والا حکم آیت فمن تکث فانما ینکث علی نفسه۔ اپنی جان کو ہلاک



ہم احادیث صحیحہ سے ثابت کر آئے ہیں کہ سیکڑوں معمولی اعمال ایسے ہیں کہ جن کے ادا کرنے سے کئی جنوں کا ثواب ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز احکام شریعت میں بروایت کتاب حکیم ترمذی و ابن عدی ابن عمر سے ناقل ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بہ نیت ثواب اپنے والدین و لوگوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے۔

صاحب سیاست نامہ علیہ الرحمۃ مزارات دہلی کے متعلق رطب اللسان ہیں :

مزارت دہلی ہم کام بخش بدمائے عشاق آرام بخش  
چہ گوئم ازاں کعبہ عارفین کہ آں نیت جز موفہ قطب دین  
فوائد سالکین میں حضرت قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں جب وہ اپنے خاص مقام پر ہوتے ہیں تو خانہ کعبہ کو حکم کیا جاتا ہے کہ اس کے گرد طواف کرے۔

جسب قیوم حضرت مولانا نے روم مشنوی شریف میں مجنوں کی حکایت لائے ہیں جب اس نے کعبہ پائی کشت دیکھا اور اس کے گرد طواف کرنے لگا، دیکھو دفتر سوم  
گردامی گشت غاصغ در طواف ہچوں حاجی گرد کعبہ بے گزاف  
یعنی مجنوں اس کتے کے گرد نہایت خضوع سے طواف کرنے لگا، جس طرح حاجی کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

حاشیہ پرستہ از گزشتہ : کتاب جس طرح ناقص پیر کی بیعت کو بحال رکھنے والا ہلاک ہوتا ہے۔ کا  
یکلمہ اللہ ولا یبظر الیہ ولہ عذاب الیم کما قتل ابو سلیمان الدارانی  
قدس سرہ هذا حظہ فی الآخرۃ واما فی الدنیا فقد قال ابو یزید بسطامی  
قدس سرہ فی حق تسمیذک لما خالفہ دعوا من سقط عن عین اللہ --  
(روح البیان) یعنی جو کامل پیر کی درگاہ سے مرتد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کلام نہیں کریں گے اور نہ اس کی طرف نظر رحمت ہی کریں گے حضرت ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمۃ

احیاء العلوم باب منامات الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ میں شیخ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

رُئی مجنوں بن عامر بعد موتہ فی المنام نقیل لہ ما فعل اللہ بہ  
قال غفر لی وجعلنی حجة علی المحبین۔

یعنی مرنے کے بعد کسی نے مجنوں کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے مجنوں اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ مجنوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور عشاق کے لیے حجت ٹھہرایا۔

اس سے ثابت ہوا کہ طریقی عشق و محبت میں مجنوں کا فعل حجت ہے  
اے قوم برج رفتہ کجاہد کجاہد معشوق ہم اینجاست بیایید بیایید  
معشوق تو بہمنانہ و دیدار بدیوار و رباد یہ سرگشتہ شما در چہ ہوایید  
گر قصد شما دیدن آل کعبہ جانست اول رخ آئینہ بصیقل یزدایید

معانی البنود ص ۳۶ جلد ۱ فوائد سالکین میں ہے کہ بغداد میں ایک فداکد ویش کو ستم کر کے قتل میں کھڑا کیا گیا۔ جلاؤ اس کو قتل کرنے کے لیے آیا۔ درویش قبلہ کی طرف منہ پھیر کر اپنے پیر کی قبر کو دیکھنے لگا (جلاؤ) سیاف نے پوچھا کہ تو نے قبلہ کی طرف سے کیوں منہ پھیر لیا؟ درویش نے جواب دیا کہ میں نے اپنے قبلہ کی طرف منہ پھیر لیا ہے۔ تو اپنا کام کر۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ بادشاہ کا حکم آیا کہ اس درویش کو چھوڑ دو۔

اس مقام پر حضرت قطب الاسلام قدس سرہ نے ابیدہ ہو کر فرمایا کہ عقیدہ

حاشیہ پرستہ از گزشتہ :

فرماتے ہیں : یہ تو قیامت میں اس کی سند ہے۔ دنیا میں مجھے حضرت بایزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ نے اپنے ایک مرید کے حق میں فرمایا جو مرتد ہو کر آپ کا مخالفت ہو گیا تھا کہ جو خدا کی نظر سے گر گیا، اس کو چھوڑ دو۔

سلطان العارفین کے اس قول سے ثابت ہوا کہ مرد خدا کی نظر سے گر جانا خدا کی نظر سے گرنا ہے۔



نفل پڑھ رہا تھا۔ حضرت غریب نواز خواجہ اجیری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے آواز دی۔ میں نے فوراً نماز کو ترک کر کے حضور کو بیٹھ کہا۔ فرمایا، تو کیا کر رہا تھا؟ میں نے عرض کیا :

در نماز نفل مشغول بودم، آواز شما شنیدم، ترک کردم۔

فرمود کہ از حد نیکو کردی کہ آن فاضل تر از نماز نفل است۔

یعنی میں نے کہا کہ میں نماز نفل میں مشغول تھا، حضور کا آواز سنا، نماز ترک کر دی، آپؐ نے فرمایا، تو نے بہت اچھا کیا کہ وہ یعنی میرا بلانا اور میری صحبت نماز نفل سے فاضل تر ہے۔

نعمات الانس صفحہ ۱۹ میں مولانا جامی قدس سرہ السامی اور تذکرۃ الاولیاء میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ارقام فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ کو قبض روحانی ہوئی، بعد اہل مجلس رونے لگے اور پھر گھوٹے پر سوار ہو گئے۔ سب احباب ہمراہ ہو لیے۔ سرخس کی طرف یعنی اپنے پیروں شد حضرت ابوالفضل سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب آستانہ شیخ کے قریب پہنچے تو فرمایا :

معدن ثاویلت این و منبع جود و کرم قبلہ مارئے یار و قبلہ ہر کس حرم یعنی یہ شادی کا معدن، جود و کرم کا منبع ہے۔ لوگوں کا قبلہ بیت اللہ ہے اور ہمارا قبلہ یار کا چہرہ ہے۔

بعد ازاں ہر مہدیے را کہ ارادہ ج بودے شیخ دیرالبرہ خاکبیر ابوالفضلؒ فرستادے دگفتے کہ آل خاک را زیارت کن و ہفت بار گمراہ آل خاک طواف کن۔

یعنی اس کے بعد جو آپ کا مرید حج کا ارادہ کرتا، حضرت ابوسعیدؒ اس کو اپنے پیروں حضرت ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر بھیجتے اور فرماتے کہ اس خاک پاک کی زیارت کر اور سات بار میرے پیر کے مزار کا طواف کر۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب اخبار الانبیاء صفحہ ۱۰۲

را سخ یہ چیز ہے کہ اس معرکے کو قتل سے خلاصی ہوئی۔

صفحہ ۳۰ میں ہے، حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ کعبہ شریف کو حکم ہوتا ہے کہ ان کے گرد طواف کرے۔ اس وقت حضرت قطب الاسلام علیہ الرحمۃ بعد حاضرین کے کھڑے ہو گئے اور صبا کہ کعبہ کے طواف میں کہا جاتا ہے، کہنے لگے۔ اور ہر ایک کے اعفاء سے تائید خون جاری ہوئے۔ ہر قطرہ جو زمین پر گرتا اللہ اکبر لکھا جاتا۔ کعبہ معائنہ پیش خود استادہ دیدیم، ہاتھ آواز داد کہ ناچ و طواف و نماز شما قبول کر دیم۔

یعنی اس وقت ہم نے کعبہ کو اپنے روبرو دیکھا۔ ہاتھ نے آواز دی کہ ہم نے تمہارا حج و طواف و نماز قبول کیا۔

صفحہ ۳۰، ۳۱ میں ہے، حضرت بختیار کاکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نماز حاشیہ پیوستہ ازگزشتہ : روح البیان جلد ۶ صفحہ ۴۲۲ میں ہے کہ قارون ملعون

تورات کا حافظ تھا اور اس نے چالیس سال ایک پہاڑ پر صومعہ بنا کر عبادت و زہد کیا۔ ابلیس علیہ اللعنت نے اپنے ایک شیطان کو بھیجا، تاکہ وہ اس کو گمراہ کرے۔ وہ شیطان ایک زاہد بزرگ کی صورت میں قارون کے مقابل کھڑا ہو کر عبادت کرنے لگا۔ قارون نے جب اس کا ہر وقت زہد عبادت میں مشغول رہنا دیکھا تو اس کے پاس آیا اور صحبت اختیار کی۔

ایک مدت کے بعد شیطان نے اس کو کہا کہ ہم جمعہ اور جمعاعت اور مسلمانوں کے جنازہ وغیرہ کے ثواب سے محروم ہیں (یعنی اس کو نیک راہ دکھا کر ہلاک کیا اور پہلی منزل سے جو بدرجہا اس سے بڑھ کر تھی، گویا) اس بہانہ سے اس کو دنیا میں مشغول کر کے برباد کیا۔

اسی طرح برصیبار اہب کا واقعہ تفاسیر میں موجود ہے جس کو نفس و شیطان نے دھوکہ دے کر اس کی ستر سالہ عبادت برباد کر کے کافر کر کے ملا۔



میں حضرت امیر حسن بن علاء بن سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں رقمطراز ہیں کہ آپ کی مجلس میں کسی نے سوال کیا :

کسانیکہ زیارت کعبہ روند چوں باز آئند بکار دنیا مشغول شوند، بندہ عرضداشت کرد کہ بندہ را عجب از طائفہ آمد کہ بخدمت مخدوم پیوند کرده باشند و باز طرفے بروند آن زماں کہ این سخن عرضداشت رفتار میج کہ یاربند است، حاضر بود عرضداشت کرد کہ این شکستہ این میج کہ یاربند است، وقتے سخن شنیده است و آن در دل من کار کرده است و این سخن این است کہ او گفته است بہ حج کسے رود کہ اورا پیر نباشد خواہ ذکرہ اللہ با بخیر چوں این سخن بشنید۔ چشم پیر آب کرد و این مصرعہ بر زبان مبارک راند :

ایں رہ بسوئے کعبہ رود، آن بسوئے دوست

غلامہ مختصر عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ حضرت امیر حسن بن علاء بن سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کسی نے سوال کیا کہ لوگ کعبہ کی زیارت کو جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں تو پھر اسی طرح دنیا کے کاموں میں یعنی معاصی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ غلام نے عرض کیا کہ بندہ کو اس گروہ پر تعجب آتا ہے جو اپنے مخدوم سے تعلق پیدا کر کے پھر کسی اور طرف جاتے ہیں۔ میں نے یہ بات کہی کہ اس طرح سے کہ میرا یار ہے۔ میں نے اس سے ایک بات سنی تھی جو میرے دل میں راسخ ہو چکی ہے اور وہ بات یہ ہے جو اس نے کہی تھی کہ :

حج کرنے کے لیے وہ جاتا ہے جس کا پیر نہ ہو۔

حضرت خواجہ امیر حسن بن سنجری علیہ الرحمۃ نے جب اپنی مجلس میں یہ بات سنی تو آبدیدہ ہو کر یہ مصرعہ فرمایا :

ایں رہ بسوئے کعبہ رود، آن بسوئے دوست

یعنی یہ راہ کعبہ کی طرف جاتا ہے اور وہ یار کی طرف جاتا ہے۔

ناظرین! عبارت مذکورہ میں فقرہ : حج کسے رود کہ اورا پیر نباشد

حضرت خواجہ امیر حسن بن سنجری علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کسی کی زبان سے نکلا ہے۔ جس کو سن کر آپ نے بڑی حسرت سے مصرعہ : ایں رہ بسوئے ..... لکھ پڑھا اور بلا انکار شیخ عبدالحقؒ جیسے محدث نے اس واقعہ کو نقل فرمایا۔ بتلیئے ان ہر دو بزرگوں پر معرفتین کا کیا فتوے ہے۔ اس سے پہلے واقعہ حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ کا جو ہم نے نقل کیا ہے کہ جس مرید کا ارادہ حج کو جانے کا ہوتا، حضرت ابوسعید علیہ الرحمۃ اس کو حکم دیتے کہ میرے پیر کے روضہ پر جا کر سات دفعہ طواف کر لے، حج ہو جا۔ نہ لگا۔ ان ہر دو واقعات میں حج فرض اور نفل کی کوئی تفصیل نہیں بیان کی گئی۔ مگر پہلے نزدیک ان بزرگوں کے نزدیک مراد ہر دو جگہ حج نفل ہو گا۔

دل کز طواف کعبہ کو ست وقوت یافت از شوق آن حسین ندارد سر عباد

مذکورہ الاولیاء میں ہے کہ حضرت ابوبکر کتابی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا۔ جب وہ زرع کی حالت میں ہوا تو اس نے آنحضرتؐ کی اور کعبہ معظمہ کی طرف دیکھنے لگا۔ اسی وقت ایک اونٹ نے لات ماری اور اس کی آنکھ نکال ڈالی۔ اسی وقت اس کے شیخ کو طائف نے آواز دے کر کہا کہ اس حالت میں کہ غیبی واروات اور حقیقی مکاشفے اس پر نازل ہو رہے تھے۔ ان کے ہوتے ہوئے اس نے کعبہ کو کیوں دیکھا، لہذا اس کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جب گھر کے مالک کا حضور ہو تو اس حضور کے ہوتے ہوئے گھر کا دیکھنا روا نہیں۔ و نعم ما قبلہ

در راہ نیاز ہر دے را در یاب در کوئے حضور مقبلے را در یاب

مد کعبہ آب و گل بیک دل زرد کعبہ چہ روی یرو دے را در یاب

تفسیر روح البیان جلد ۹، صفحہ ۲۲ میں ہے۔ ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ و کذا یسدا اولیٰ من العجدر۔ مرد کامل کعبہ سے افضل ہے اور اس کا ہمتہ بجز اسوئے افضل ہے۔

شیخ الاسلام امام عالی مقام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ایضاً العلوم مبارکہ صفحہ ۱۳۰ میں ناقل ہیں۔ السوس افضل من الکعبۃ یعنی مومن تنبیہ سے افضل ہے۔



ان الله شرف الكعبة وعظمها ولو ان عبداً مهتماً حجراً حجراً ثم  
احرقها ما سبلغ جرم من استخف بولي من اولياء الله تعالى.

یعنی اللہ تعالیٰ نے کعبہ معظمہ کو بہت بزرگی دی ہے۔ اگر کوئی شخص کعبہ کی اینٹ  
اینٹ گرا کر بے حرمتی کرے، پھر اس کو جلا دے تو وہ اس جرم کو نہیں پہنچتا، جو  
وہ اللہ سے کسی کی امانت کرے۔ قال الاعرابی من اولياء الله قال المؤمنون  
كلهم اولياء الله۔ اعرابی نے کہا اولیاء اللہ کون ہیں۔ فرمایا سب مومن اولیاء اللہ ہیں  
(حوالہ ایضاً)

حضرت شمس تبریز قدس سرہ کلمات میں فرماتے ہیں :-

آمناء کو طلب کعبہ دیدند	چوں عاقبت الامر بمقصود رسیدند
از سنگ یکے خانه اعلیٰ معظم	اند وسط وادی بے زرع بدیدند
رفند در آن خانه کہ بنید خدا را	بسیار جستند خدا را و ندیدند
چوں متکف خانه شدند از تر کلیف	ناگاہ خطابے ہم ازاں خانه شنیدند
کائے خانه پرستار چہ پرستید گل سنگ	آمناء پرستید کہ پاکاں طلبیدند
آمناء دل و خانه خدا واحد مطلق	خرم دل آمناء کہ در آن خانه خربند

حضرت بوعلی قلندر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

بگرد کعبہ کے گردم کہ روئے یار من کعبہ

کنم طواف میخانه بہ بوسم پائے مستان را

حضرت مولانا حامی قدس سرہ السامی تحفہ احرار میں اپنے شیخ کے مقام کو عربین

شرفین کا ثانی قرار دیتے ہیں :-

رقعة او نور دو ہر سواد

بقعة او ثانیہ خیر ابلاو

قال الصائب رحمہ اللہ تعالیٰ

آں بہ کہ بگرد دل درویش کند طواف

آں را کہ میسر نشو و ج پیادہ

تحت

## ضمیمہ

یہ مختصر مضمیمہ از فقیر حقیر نابینہ محمد عبدالعزیز نقشبندی مرتضائی قصوری صرف اس  
عزم سے لکھا جاتا ہے کہ چونکہ ہمارے سلسلہ عالیہ پر ہمارے بعض حنفی بھائی بھی کسی  
وجہ سے اعتراض کر دیتے ہیں، لہذا بطور الزام ان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ان کے پیران  
عالم کے حق میں جو کچھ ان کے عقیدت مندوں نے لکھا ہے، اس کو بغور مطالعہ کر کے پھر  
کسی پر اعتراض کریں۔ واپس دیوبندیہ کے اکابر کے چند حوالہ جات بھی لکھے جاتے ہیں،  
تا کہ سب کو بھولائے۔ ایں گناہیت کہ در شہر شمانیز کشند۔ اعتراض کا موقع نہ مل سکے۔  
یہ خاکسار اور میرے یار طریقت مولانا مولوی علی محمد صاحب مرتضائی سکندر کھڑیہ علاقہ پٹوکی  
زمانہ طالب علمی میں موضع لکھو کے ضلع فیروز پور منچن آباد ریاست بہاول پور حصار اور  
سہارن پور دیوبند وغیرہ میں بغرض تعلیم بہت عرصہ تک دیوبانی اساتذہ سے تعلیم حاصل  
کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دیوبانی عقیدہ دل میں راسخ ہو گیا۔ مگر کار دو عالم صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ صرف زبان سے تھا۔ دل محبت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
سے بالکل خالی تھا۔ اولیاء اللہ و بزرگان دین کی فضیلت کا اقرار صرف زبانی اور منافقانہ  
تھا۔ دل سے دشمنی تھی۔ اپنے وطن ماہوت کی طرف مراجعت کے بعد تبلیغ و ماہیت پر  
کم باز صی۔ شب و روز اہل ایمان کو بے ایمان کرنے کا فکر دامن گیر تھا۔ اسی دوران  
میں حضرت پیر و مرشد خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب و امت برکاتیم سجادہ نشین آستانہ  
عالیہ قلعہ شریف موضع کھڑیہ پٹوکی میں تشریف لائے۔ ہم خود تو کسی وجہ سے میدان میں نہ  
نکلے، اپنے اساتذہ کو بلایا اور حضرت خواجہ عالم و امت برکاتیم سے مجمع عام میں مناظرہ کروایا۔  
اسے یہی نفاق آج کل دیوبندی و مایوں کے لیے ذریعہ تبلیغ دیوبندیت ہے۔ نقشبندی قادری چشتی  
سہروردی ہونے کا دعویٰ کہہ کے کئی ایک سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور سجادہ نشین حضرت  
اس طرف توجہ نہیں فرماتے۔ یہ دیوبندی مولوی عرسل میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ گیاہوں شریف کا دعویٰ بھی  
کھالیتے ہیں۔ مگر ایک عرصہ کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور کسی نہ کسی کو گمراہ کر لیتے ہیں۔



ہمارے اساتذہ کو شکست ناش ہوئی۔ کسی قدر نور ہدایت دل میں چمکا۔ تب قریب عرس مبارک شیخ المشائخ خواجہ خواجگان وسیلہ بے کسان در دو جہان حضرت خواجہ غلام ربیع فغانی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہونے کا موقع ملا۔ قلندر پاک کی ایک ہی نظر عنایت نے دہایت کی ضلالت کے گڑھے سے نکال کر ایک غلطی میں نور ہدایت سے مالا مال کر دیا ہے

فایغ از رسم و رو گبر و مسلمان کردی  
مرشد اگر تو گروم کہ پر احسان کردی

مولوی اسماعیل دہلوی کتاب صراط مستقیم کے صفحہ ۱۱ پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو قبلہ ارباب تحقیق و کعبہ اصحاب تدقیق لکھتا ہے۔ کیا اس قبلہ و کعبہ سے مراد وہی ہے جو کعبۃ ابراہیمی سے ہے۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنے دیوان کے صفحہ ۵ پر یہ شعر لکھتا ہے

گفت نواب غزل در صفت سنت تو سرور دیں صلہ قبلہ پاکان مدوے  
دیکھے اس شعر میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبلہ کہہ کر پکارا ہے اور مددِ گلب کی ہے۔

مولوی اثر علی نے ہشتی زیور ص ۱۳ وغیرہ میں بہت جگہ الفاظ جناب والد صاحب قبلہ و کعبہ کو مین و کعبہ دارین۔ قبلہ ام۔ قبلہ و کعبہ فرزند ان لکھے ہیں۔  
مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی رشید احمد کے مرثیہ میں لکھتا ہے  
سوانح دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب  
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

یہ کتاب عند اہل بیت بہت سہتر ہے۔ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اخبار احمدیہ امرت سہی اپنے رسالہ تکذیب المسکونین صفحہ ۱۵ پر لکھتا ہے کہ یہ کتاب تصوف کی بہترین کتاب ہے۔ اس میں حقائق اور معارف شریعہ ایسے بھرے ہیں کہ سبحان اللہ۔

اس شعر میں ایک عجیب لطیف ہے وہ یہ کہ رب تعالیٰ مجھے پوچھتے ہیں کہ ہم روحانی و جسمانی یعنی دینی و دنیاوی حاجات کہاں لے جائیں۔ کوئی پوچھے کہ جس خدا سے پوچھتے ہیں کیا وہ ہماری حاجتیں روا نہیں کر سکتا؟  
صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی  
ربے منہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے

ہم سے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی  
تمہاری تربیت انور کو دے کر طور سے تشبیہ

کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی  
زبان پر اہل ابوا کی ہے کیوں اعلیٰ ہل شاید

اٹھا عالم سے کوئی بانیے اسلام کا ثانی

صفحہ ۵۴

اس شعر میں مولوی رشید احمد کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی کہا گیا ہے۔ العیاذ باللہ۔

مولوی ثناء اللہ اہل حدیث امرت سہی آنجنابی اخبار اہل حدیث ۱۹ جون ۱۳۲۱ء میں لکھتے ہیں۔ بعض حاجی واپسی پر سخت دل ہو جاتے ہیں۔

بن ماں کے جتنے بچے ہیں پاجی سے ڈرتے ہیں  
ہم سے جو کوئی پوچھے تو مجھی سے ڈرتے ہیں

بعض

سب دیوبندیوں کے پیروم شد حضرت حاجی املا اللہ صاحب مباحر کی رحمۃ اللہ علیہ گزرا معرفت ص ۲۱ پر رقمطراز ہیں  
رفتہ یوں بکر ہوس کوئے تو کرم



دیدم رُخ کعبہ ذکر روئے تو کردم  
محراب حرم گرچه برپیش نظر مشد  
من سجدہ دے و رخم ابروئے تو کردم

کئی سال ہوئے دیوبندی دہائیوں نے مرکزی دارالافتاء بریلی کے مفتی اعظم  
کو دھوکا دے کر ہم پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ جب ہماری طرف سے جواب نکلا تو حکم  
چنانچہ خفہ اند کہ گوئے مردہ اند۔ ایسے غلوش ہوئے کہ صدائے برنخواست امید  
ہے کہ حوالہ جات مذکورہ بالا سے اب وہ بھی عبرت حاصل کریں گے۔  
تڑپ جاتے ہیں دل سن کر وہ ہے طرزِ بیاں میری  
کعبہ تھام لو پہلے سُنو پھر داستان میری  
وہ تھے اور ہوں گے جن کو سُن کر غنیمت آتی ہے  
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سُن کر داستان میری

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ  
فرماتے ہیں :

حاجو آؤ شہنشاہ کاروضہ دیکھو  
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو  
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا  
عشاقِ روضہ سجدہ میں گر ہوئے حرم بھکے  
ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک آج وہ  
پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نہفت کدھر کی ہے  
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے  
ہم پر نشان ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

اے بارِ شہادت ہوا کہ کعبہ مغفل نے مقبولانِ بارگاہِ عزت گدایاں سرکارِ رسالت کے گرد طواف  
کیا ہے۔ حدیث میں ہے، مسلمانوں کی حرمت اللہ کے نزدیک کعبہ مغفل کی حرمت (جاری)

اس میں روضہ کا سجدہ ہو کہ طواف  
ہوش میں جو نہ ہو وہ کیا نہ کرے

حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ، کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-  
سارے اقطابِ جاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف  
کعبہ کرتا ہے طواف در والا پیچھا  
اور پروانے جو ہیں ہوتے ہیں کعبہ پر نشان  
شیخ اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیسرا

شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ دیدار علی صاحبِ قدس سرہ الوری  
ثم لاہوری اپنے دیوان میں فرماتے ہیں :-  
کے بود یارب کہ طوف گنبد خضر اکرم از دل و جاں بدیہ آلِ سیدِ بطحی اکرم

جملہ عالم رو بہ کعبہ آورند کعبہ راقبہ بسوئے کوئے تو

ایک پرسی زونیم و نیم از دینہا جداست  
قبل من روئے جاں کعبہ من کوئے دوست  
از نمازم نیست مطلب جز تماشاے شکار  
میر دم در اشتیاق افلاں و خیراں کوئے دوست



آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا و بالفضل اولنا مولوی محمد احمد صاحب

خطیب مسجد وزیر خان و صدر جمعیتہ العلماء پاکستان

اپنے اردو دیوان میں فرماتے ہیں :-

سنگِ میخانہ پہ سجدہ اور شکرانہ رہے اس پہ یہ دل جانِ جاں بس تیرا شانہ رہے  
حسین مطلق کی قسم کعبہ کلیسا ہیں فضول ان کی صورت سے یہ دل گر اپنا بیتِ فنا رہے

ہو جاتا میرے مجھے اس در کا جو سجدہ قبلہ کا کبھی میں تو طلب گار نہ ہوتا  
مزدِ محبوب مجھ کو کیا غرض بیتِ فنا سے واعظایوں خیر کعبہ میں بھی ہوتا جاؤں گا

قبلہ عالم حضرت پیرِ جماعت علی شاہ صاحبِ انوارِ محدث علی پوری کے متعلق

آپ کی سرپرستی میں رسالہ انوارِ الصوفیہ نکلتا تھا جس کے متعلق آپ کا ایک دفعہ فرمان  
شائع ہوا تھا کہ فقیر کے یا زانِ طریقت میں جو آدمی اردو لکھ پڑھ سکتا ہے اسے لازم ہے کہ رسالہ انوارِ الصوفیہ  
منزور فرمادے اور پڑھے اور جو آدمی پڑھنے والا اس رسالہ کو نہ پڑھے گا اس سے فقیر کا کوئی تعلق  
نہیں۔ (انوارِ الصوفیہ بابت مئی جن ۱۹۳۳ء)

نجات الانس اور تذکرۃ الاولیاء سے حضرت ابو سعید قدس سرہ کا جو واقعہ حضرت  
خواجہ عالم دامت برکاتہم نے نقل فرمایا ہے۔ اس کو نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ مریدان  
کامل اپنے ہر کی خاک کو قبلہ و کعبہ اپنا سمجھتے ہیں اور کیوں نہ سمجھیں کہ وہاں سے فیضِ حقیقی  
عشقِ محبت الہی کا پاتے ہیں جس کو ایسا عشقِ پیرِ نصیب ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے  
(بلغم انوارِ الصوفیہ جلد ۱۰۹ ماہ اپریل نمبر ۱۳۳۴ھ)

جلد ۱۰۹ نمبر ۳ بابت ماہ جنوری ۱۹۰۹ء میں ہے :-

قبلہ عالم ست مرشد ما طاعتش بہ ز صد ہزار مناز  
فلاموں کو تیرے ہے گویا مدینہ علی پور سیدالجماعت علی شاہ  
بابت ماہ ستمبر ۱۳۳۲ء میں ہے :-

مدینہ بھی مطلبِ مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

بابت نومبر و دسمبر ۱۳۳۲ء میں ہے :-

سرکار علی پور بھی ہیں شاہِ مدینہ پروانہ ساں و عشقِ محمدیہ فنا ہیں

سوال حج پہ محشر میں جو پوچھیں گے تو کمرہ دوں گا

میں زائر ہوں علی پور کا علی پور دایا شاہ

انور علی پوری

حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز شرفِ پوری

حسب ذیل رباعی پڑھا کرتے تھے :-

نہ ز عشقِ ہر دم نے گزارا ہے بہ پیشِ قبلہ روئے محسوس

سجودِ عشقِ بازانِ ست ہر دم بہ محرابِ دو ابروئے محسوس

حیات جاوید ص ۹۲

ایک دفعہ آپ (حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ میں شاہی مسجد  
لاہور میں گیا۔ وہاں ایسا معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ میرے پاس آ گیا ہے۔

حیات جاوید ص ۹۲

حضرت میاں صاحب نے ج نہیں کیا آپ کی سخاوت و فیاضی ستر ہے۔ سجدیں تیرے کرائیں مسکین  
و غریب و بیگانہ کی پرورش فرمائی۔ مگر طاری تھا جس سے یہ اعمالِ صالحہ اور  
سخاوت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے نزدیک افضل تھے اور آپ کے بعض معتقدین کا یہ خیال  
کہ آپ پر حج فرض نہ تھا غلط ہے۔ (جاری ہے)



کتاب تذکرۃ الاولیاء نقشبند معروف بہ سیرت پاک شیر یزدانی مصنف محمد امین صاحب  
شر قیوری کے صفحہ ۶۸ پر مرقوم ہے کہ حضرت قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے فرمایا  
کہ میں بعد نماز فجر راقبہ میں بیٹھا تھا کہ ایسا معلوم ہوا، جیسے ساری مخلوق مجھے سجدہ کر رہی  
ہے۔ بہت حیران ہوا، پھر یہ بھید کھلا کہ کعبہ میری ملاقات کو آیا ہے اور مجھے گھیر لیا  
ہے۔ اس لیے ہر شخص جو کعبہ کو سجدہ کرتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مجھے سجدہ  
کر رہے ہیں۔

صفحہ ۱۳۰ میں قاضی احمد دمانی علیہ الرحمۃ کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کو  
ایک دفعہ بشارت ہوئی اَنْتَ رَسُوْلٌ یعنی تو رسول ہے۔ انھوں نے استاد  
سے پوچھا، انھوں نے توضیح فرمائی کہ آپ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں  
کامل ہوں گے۔

کتاب تذکرہ کا مصنف محمد امین علوم عربیہ سے بالکل ناواقف ہے اس کتاب  
میں بہت واقعات غلط اور بے ثبوت لکھے ہیں۔ صفحہ ۲۹۹ میں لکھا ہے کہ حضرت  
غوث الاعظم واما گنج بخش صاحب کے گردیدہ تھے حضرت باقی باللہ اور حضرت مجدد  
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے بزرگانِ عظام بھی حضرت کے فیض یافتہ ہیں۔

ہیں حضرت واما گنج بخش قدس سرہ العزیز کی بزرگی اور کمال سے انکار نہیں  
مگر واقعہ مذکورہ چونکہ غلط اور بلا دلیل ہے اس لیے قابل تسلیم نہیں، غوث پاک کا  
آپسہ گردیدہ ہونا اور حضرت باقی باللہ و مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کا آپ سے فیض  
یاب ہونا کس تصوف کی معتبر کتاب سے ثابت ہے۔ ہم چیلنج دیتے ہیں کہ محمد امین صاحب

حاشیہ پوسٹہ انگزشتہ: صوفی ابراہیم صاحب قصودی کتاب خیر فیہ معرفت ص ۲ پر لکھتے ہیں کہ  
کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے مجھے چار صد روپیہ دیا اور اس زمانہ میں اتنی رقم سے حج ہو سکتا  
تھا۔ میں یہ کہہ جا سکتا ہے کہ آپ نے حج بہ سبب سخاوت کے فرض ہونے نہ دیا ہو۔ اس  
سے بھی یہی ثابت ہوا کہ سخاوت اور غریب پر ہمدی آپ کے نزدیک حج سے محبوب تر تھی وہ نہ کوئی  
وجہ نہیں کہ آپ حج نہ کرتے۔

ثبوت دے کر منہ مانگا انعام حاصل کریں یا اس معنون کو واپس لیں کہ اس میں ان  
ہر سہ بزرگانِ دین کی توہین ہے جن کی ایک نگاہ پاک سے لاکھوں قلوب لاقطاب  
پیدا ہوئے۔ ان کا آپ سے فیض یاب ہونا اگر عالم کشف میں ہے تو محمد امین  
صاحب کسی معتبر کتاب سے اس کا ثبوت پیش کریں عہ اور اگر ظاہر میں ہے تو  
بہ سبب تفاوت زمانہ بدیسی البطلان ہے اور مثل مشہور علاوہ کشف و کرامات  
ورق تاذخ ہم کما لے دارند مصنف پر صادق آتی ہے عہ اور کشف متفقہ طور پر  
حجت بھی نہیں۔

اسی طرح کتاب مذکورہ کے صفحہ ۳۵۶ پر ایک اور غلط واقعہ لکھا ہے کہ حضرت  
میاں غلام اللہ صاحب المعروف میاں صاحب ثانی دامت برکاتہم نے فن طب  
کھی محمد اسماعیل صاحب مرحوم سے جو شرق پور میں ان دنوں مشہور حکیم تھے حاصل کیا  
اور ذاتی مطب کھول لیا۔ یہ واقعہ بالکل غلط ہے، بلکہ اس کے برعکس ہے۔ ابھی  
کئی دیکھنے والے بقید حیات ہیں۔ حضرت میاں صاحب ثانی مدظلہ کا مطب حضرت  
میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد مبارک کے بالکل قریب جانب شمال واقع تھا۔  
حضرت میاں صاحب ثانی نے نہیں، بلکہ کھی محمد اسماعیل صاحب نے فن طب میں  
حضرت میاں صاحب ثانی سے تجربہ اور مہارت حاصل کی، گویا کھی صاحب بحیثیت  
شاگرد آپ کے مطب میں کام کرتے تھے۔ محمد امین صاحب حضرت میاں صاحب ثانی  
مدظلہ سے اس کی تصدیق کرا دیں تو پہچے ہیں، پس جس طرح بلا تحقیق یہ واقعہ غلط تحریر  
کر دیا ہے، اسی طرح اس سے پہلا واقعہ بھی بالکل غلط اور بے ثبوت ہے جس کا  
قابل آج تک کوئی بھی صوفی نہیں ہوا۔ اس میں خاندان نقشبندیہ کی خفت اور توہین  
ہے۔ اکابر نقشبندیہ پر ایک گستاخانہ جملہ ہے۔ کوئی سلیم الحواس نقشبندی اس کا  
قابل نہیں ہو سکتا۔ ہم حضرت میاں صاحب ثانی دامت برکاتہم کی خدمت میں پُر زور  
ابیل کرتے ہیں کہ یا تو محمد امین صاحب سے ہر دو واقعات مذکورہ بالا کا ثبوت طلب  
کریں جو وہ کبھی پیش نہیں کر سکتا یا اس کو اپنی اس غلط تحریر سے رجوع کرنے پر



مجموعہ کریں۔ ہم نے بطور نمونہ یہ دو واقعات لکھے ہیں جو حکم القیاس بدل علی الکثیر کافی ہیں، ورنہ کتاب تذکرہ اور خزینہ میں کئی ایک ایسے واقعات ہیں جن سے حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے حد توہین ثابت ہوتی ہے۔

نور حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنیۃ الطالبین صفحہ ۶۹۵ میں فرماتے ہیں اذا اراد ان یتأدب بشیخ ان یكون له ایدان وتصدیق واعتقاد ان لا احد فی تدك الدیار اولی منه حتی ینتفع به یعنی جب مرید از روئے صدق و ایمان و اعتقاد پیر سے ادب لیکننا چاہے تو یہ خیال کرے کہ زمانے میں میرے پیر سے افضل کوئی نہیں، یہاں تک کہ نفع پائے۔

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ اپنے اپنے مشائخ عظام کو افضل سمجھنا پہلا ادب ہے کہ مرید اس کے فطرت اعتقاد رکھے تو پیر سے کبھی فیض یاب نہیں ہوگا۔

سید الطائفہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات شریف مکتوب دوست و ہفتاد و سوم میں ارشاد فرماتے ہیں :  
ساکن را باید کہ مہترم طریق شیخ خود باشد و بطریق مشائخ دیگر اتفاقات نہ کند۔  
یعنی رہنما کو چاہیے کہ اپنے شیخ کے طریق کا مہترم رہے اور دوسرے مشائخ کے طریق کی طرف اتفاقات نہ کرے۔

مسنن تذکرۃ المشائخ کتاب سیر الاقطاب سے لاتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی بات کے واسطے گوشہ چاہیے۔ چلو خلوت میں تم کو کچھ فیضیاب کر رہی تھی۔ خواجہ اجیری علیہ الرحمۃ نے عرض کیا کہ خلوت میں جانے سے مجھے اپنے پیر کی غیرت مانع ہے اور میں اپنے پیر کو سب سے افضل جانتا ہوں۔ یہ سن کر آپ خاموش رہے۔

مشائخ عظام ہر چار سلاسل کا اس پر اتفاق ہے کہ اپنے مشائخ کی افضلیت کا

قابل ہونا طریقت میں پہلا ادب ہے۔

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی قدس سرہ العزیز چارپڑاں شریف  
اپنے دیوان میں لکھتے ہیں :

مید اکبرہ قبل مسجد منبر مصحف تے قرآن دی توں  
میدے فرمن فریغے حج زکواتاں موم و صلوات اذان دی توں

ص ۱۰۳

عاجت نہ موم و صلوات دی خواہش نہ حج زکوٰۃ دی  
چاہت نہ ذات صفات دی ہر شان وحدت جی مرک

ص ۱۰۴

کوٹ مٹھن ہے قبل کعبہ ظاہر نور عرفان آیا

ص ۱۰۵

چارپڑاں گداز مہترم ہاتھ تے کوٹ مٹھن بیت اللہ  
رنگ بنا بے رنگی آیا کیتھ روپ تجسلی  
ظاہر دے وچہ مرشد مادی باطن دے وچہ اللہ  
نازک نگہ پیر فرسید اساتذہ دسداہ وچہ اللہ

ص ۱۰۶

## مسئلہ بیعت

جناب مولانا مفتی محمد عبدالعزیز صاحب مدظلہم العالی (رحمۃ اللہ علیہ)  
بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیعت کے لیے ہاتھ میں ہاتھ دینا ضروری نہیں صرف دلی  
ارادے اور نیت کرنے سے ہی بیعت ہو جاتی ہے۔ کیا یہ درست ہے ؟

بیسوا و توجروا

حاکم حافظ شیر محمد بکری



حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ قول 'کبیل میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ سے سنا۔ فرماتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور سبیت کیا۔  
فلخذ علیہ الصلوۃ والسلام یدی بین یدیہ فانما اصافنی

عند البيعة على هذه الصفة۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ پس میں بھی لوگوں کو اسی طریقہ سے بیعت کرتا ہوں۔ مثنوی شریف مولانا دہم جس کے ہر مضمون کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاویٰ میں نورِ نبوت سے ماخوذ فرمایا ہے۔ حسب ذیل آیات میں احسن سے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کرنا ثابت ہے۔ دیکھو فرقہ ۱۷۔

دست رامپار جز از دست پیر  
چون بدادی دست خود در دست پیر  
چون که دست خود بدست او دبی  
اودنی وقت فروش است ای مرید  
حق شدست آن است و در او شک  
پیر حکمت کو عین مست و خیم  
پس زدست آنکس بیرون جوی  
زانکه زد نور نبی گردد پدید

دست تو از دست اُل بیعت شود

که یدالله فوق ایدلیهم بود

حضرت شاہ برہنہ صاحب محدث دہلوی فتاویٰ غرنیزی جلد ۱ — ص ۱۲۷ میں فرماتے ہیں کہ بیعت باصطلاح متصوفین دست عقیدت را بدست استاد مرشدین منعقد ساختن۔ مرید شدن عہد بستن است۔ بر دست یکے از بندگان کہ واسطہ در واسطہ نائب پیغمبر است و نائب پیغمبر نائب خدا است۔

یعنی مُرید ہونا کسی سرورِ خدا کے دستِ حق پرست پر عملِ باندھنا ہے کہ وہ واسطہ و واسطہ نائبِ پیغمبر ہے اور نائبِ پیغمبر نائبِ خدا ہے۔ اسی واسطہ سے اُن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ مبارک تک اتصال ہوتا ہے تو جب حضورِ انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ اتصال ہی نہیں تو بیعت کیسی ؟

(الحقیر محمد عبدالعزیز بن محمد بن عثمان بن قسطنطین)

فالتعديده ١٣٦٣

غلام ہے کوائے ماتہ میں ماتہ دینے کے ہرگز بیعت نہیں ہو سکتی۔ یہ غلامانہ سنت ہے اور جو شخص نہت کر کے کسی بزرگ کی طرہ اپنی بیعت کو منسوب کیے ہوئے ہے اس کو حشر بے پیر لوگوں میں ہو گا۔ بعض مسائل بیعت نکاح پر قیاس کیے جاتے ہیں تو کیا نہت سے نکاح ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بیعت نابالغ کا جو لازم اتفاق مجہور و صوفیہ منقول ہے۔ کتاب نزہۃ السالکین حضرت عظیم اللہ حسنی علیہ الرحمۃ میں ہے کہ نابالغ کو اگر اس کا ولی بیعت کرائے یا کرے تو جائز ہے لیکن حکم فقہ و لہ خیار الفسخ بعد البلوغ فی غیر الاب والجد

(کتاب فقہ) بعد از بیعت اس کو اختیار ہے کہ اس ارادت پر قائم رہے یا نہ رہے، مگر بعض کہتے ہیں کہ بیعت کرنے والا اس کا بایا و ادا ہو تو فقہ کے مسئلہ مذکورہ پر قیاس کے وہ بیعت لازم ہو جاتی ہے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نابالغ بچوں کو بیعت کن صحیح حدیث سے ثابت ہے۔  
پس مرثیت سے بیعت کا جائز ہونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ ہاں عورتوں کو صرف کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت کرنا ثابت ہے نہ مردوں کو خود قرآن پاک میں یہ اللہ فوق ابداً یحییٰ آیا ہے جس سے بتصریح ثابت مانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتے ہیں مانتے دے کر بیعت کرتے تھے، مسلم شریف کی حدیث مشکوٰۃ شریف کتاب الایمان میں بروایت حضرت عمرؓ میں آئی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ قال ایبتا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ابسط یمینک لا با یعلک فبسط یمینہ۔ یعنی میں نے کہا حضورؐ آتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں۔ پس آپ نے مانتے بڑھایا۔

امام الحدیث شیخ الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز انصاریہ میں رقم طراز ہیں کہ جمہور صوفیہ دیار عرب ہیئت بیعت ایشاں است کہ شیخ کف دست راست خود را بر کف دست راست طالب بند یعنی تمام صوفیہ ملک عرب بھی اسی طرح بیعت کرتے ہیں کہ شیخ اپنا کف دست مرید کے کف دست پر رکھتا ہے اور بیعت کرتا ہے۔



# فہرست کتب خانہ نقشبندیہ برتھانیہ

- ① تحقیق الوجد : مضمون نام سے ظاہر ہے تصنیف خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب  
فتاویٰ الرسولؐ — ہدیہ
- ② حجت ربانی : یعنی مسئلہ علم غیب کا فیصلہ بحوالہ مولوی عبد الشکور لکھنوی و مولوی  
حسین علی موضع دان پھر ان ضلع میانوالی تصنیف حضرت خواجہ عالم  
پیر نور محمد صاحب فتاویٰ الرسولؐ نقشبندیہ برتھانیہ — ہدیہ
- ③ ظہور الصفات فی جمیع الموجودات : یعنی مسئلہ وحدت الوجود کا براہین قاہرہ  
سے قلمی اور مصحیح فیصلہ کر کے محمدین کا رد کیا گیا ہے۔ بمعہ تصدیقات علماء کرام و مشائخ عظام  
ہند و پاکستان تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فتاویٰ الرسولؐ نقشبندیہ  
مرتضائیہ — ہدیہ
- ④ توثیق الابحاث لصلوٰۃ المستغاث : یعنی درود مستغاث شریف کا اردو ترجمہ  
اور تشریح جس میں مسئلہ حاضر ناظر نور علم غیب استمدادِ خدا یا رسول اللہ کو براہین قاہرہ سے  
انتہائی عمدگی کے ساتھ حل کیا گیا ہے تصنیف حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فتاویٰ  
الرسولؐ — ہدیہ
- ⑤ مجمع البحرین : یعنی درود مستغاث شریف مترجم و قصیدہ بردہ مبارک بمعہ ترجمہ منظوم  
پنجابی از حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ فتاویٰ الرسولؐ رضی اللہ عنہ — ہدیہ
- ⑥ جام صہبائے عشق : حضرت خواجہ غلام مرتضیٰ فتاویٰ الرسولؐ کی شان میں مختلف شعراء  
کا مدحیہ کلام — ہدیہ
- ⑦ ایک سو ایک احادیث بمعہ سلیس اردو ترجمہ ⑧ ایک سو ایک اقوال ⑨ قدم بوسی